

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب دوم

مَعَالِ الْعَرَفِ وَبَيْتِ الْمَلِكِ

مَوْفَقَهُ

زبدة الاطبا الكرام جناب حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب امت مسلمہ

بابتہام سید محمد طاہر رضا

مَحَلِّ الْخَيْرِ وَالْجَمَالِ طَبْعُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي تقدس عن مائثة مكنواته وتنزه عن مشابهة مصورا
ليس له فيما ابتدع مجازية ولا له فيما اخترع مشابهة بان من الاشياء
قدرة وبانت الاشياء منه خلقه ومنها قال الله الواحد الاحد المتعالي
ليس كشيء شئ فلا تضر بواحد الامثال - والصلوة والسلام على اعظم
خلقاته واكارم مصنوعاته محمد بنبيه وعلي وليه وعترته ما بحجه
على بريته وخلفائه في خليقته خضيم الله لنفسه في القدر
وانشام لذاته من العدم جعلهم ستر او حجابا بينه وبين كل شئ
وافترض طاعتهم ولايتهم على كل شئ خلقهم من نور عظمته و
جلاله وبراهم من سناء عزه وكماله فهو لاء نور السموات والارض
ومقامات رب العالمين جعلهم خزان علمه وحكمته و

معادن سرّ و وحیہ و مصادر کلماتہ و آیاتہ و مظاهر قدرتہ
 و معجزاتہ ظاہرہ بشریّۃ و باطنہم لاہوتیّۃ سبب طاعتہم
 و عصیانہم الی ذاتہ و اقامہم مقام نفسہ لآنہ لا یرئی و لا یعرف و
 لا یندرک و لا یوصف فلولاہم ما عرف اللہ و لولاہم ما عبد اللہ
 یجرئ اللہ امرہ کیف یشاء فیما یشاء و لا یسئل عما یفعل و ہم یسئلونہ
 اما بعد حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ کَیْسُکَاۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ۚ الْمِصْبَاحُ فِیْ نُجَاجٍ ۚ الْنُّجَاجُ
 کَأَمْثَلِ کُتُبٍ دُرِّیٍّ یُّوقَدُ مِنْ فِجْرِ مُبَارَکٍ ۚ زَیْتُونَةٍ لَّا مَشْرِقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ
 یَکَادُ زَیْتُہَا یُضْیِیْ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلٰی نُورٍ ۚ یَهْدِی اللّٰہُ لِلنُّوْرِ
 مَنْ یَّشَاءُ ۚ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

(سورۃ نور آیہ ۳۵)

جسکا زبان فارسی میں یوں ترجمہ کیا گیا ہے۔ خدا روشنی آسمانہا و زمین
 است و مثل نور او مانند روزنہ فانوسی کہ در آنست چراغی افروختہ کہ آن چراغ
 در قندیل بلوری باشد و آن قندیل گویا ستارہ ایست درخشان چون چراغ
 افروختہ شدہ است از درخت بابرکت زیتون کہ نہ از جانب شرق است و نہ از
 جانب غرب و نزدیک است کہ روغن آن روشنی دہد و اگر نرسد او را آتش و
 نور نیست بر نور کہ راہ نماید خدا بروشنی او ہر کرا میخوابد و بیان میکند خدا
 داستانہا بر اکرم دامن و خدا بہر چیزی وانا ست (از قرآن مطبوعہ مطہران)
 اور زبان اردو میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا

مثال نور اوسکے کی مانند طاق کے ہے کہ بیچ اوسکے چراغ ہو، اور چراغ بیچ قندیل شیشہ کے، اور وہ قندیل گویا کہ وہ تارہ ہے چمکتا، اور روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف، نہ نزدیک ہے نہ تیل اوسکا روشن ہو جائے اور اگرچہ نہ لگے اوسکو آگ، اور روشنی اوپر روشنی کے، راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنے نور کے جسکو چاہتا ہے، اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگوں کے، اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

(از قرآن مترجمہ مولوی رفیع الدین صاحب)

اس آیت نور میں موضوع بحث یہ امر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ والارض میں لفظ نور سے عین ذات باری تعالیٰ عز اسمہ کی مراد ہے یا سوئے اللہ کے کوئی اور شئی۔ اگر کسی شیعہ اثنا عشری کا یہہ اعتقاد ہو کہ معاذ اللہ عین ذات باری تعالیٰ عز اسمہ کی نور ہے تو ہم اس بات کے کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ شخص صرف اپنے ہی مذہب کے مسائل توحید اور تفسیر قرآن سے بے بھرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے شئی بہائیوں کے الحیات اور تفسیر و نسخے بھی جاہل ہے۔ اور اگر جاہل نہیں ہے اور اوسنے فریقین کے الحیات اور تفسیر و نسخے کتابین مطالعہ کی ہیں تو پھر یقیناً وہ شیعہ اثنا عشری نہیں ہے بلکہ یا مانویہ ہے جو باری تعالیٰ عز اسمہ کو نور اعظم جانتے ہیں یا مجتہدین ہے جو تمام الفاظ قرآن لغوی معنوں کو محکم اور صحیح سمجھ کر باری تعالیٰ عز اسمہ کیلئے صورت اور اعضاء اور مثالین تجویز کرتے ہیں۔ بہر حال یہہ اعتقاد اوسکا کہ عین ذات باری تعالیٰ

عزاسمہ کی نور ہے عقلاً اور نقلاً بالکل لغو اور فاسد ہے۔

اول اس لیے کہ نور وہ ہے جو بذاتہ ظاہر ہو اور بغیرہ منظر ہو یعنی خود دکھائی دیتا ہو اور دوسری چیز و نکو دکھلاتا ہو۔ لیکن اللہ نہ خود دکھائی دیتا ہے اور نہ چمک کے دوسری چیز و نکو دکھلاتا ہے لہذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نہیں ہے اگر اس کی ذات نور ہوتی تو وہ بھی ہو کہ نور کی طرح دکھائی دیتا اس کی ذات مقدس اس تعریف سے بالکل بری ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ یعنی اس کو آنکھیں نہیں پاتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے اور وہ باریک بین خبردار ہے۔ (سورۃ النعام آیہ ۱۰۳)

دوم اس لیے کہ اگر نور عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی ہوتا تو واجب تھا کہ وہ بھی لازوال ہوتا کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ کیلئے زوال متعین ہے مگر یہ نور برس کے مہینوں اور مہینوں کے دنوں اور دنوں کے گھنٹوں اور گھنٹوں کے دقیقوں میں زائل ہوتے ہوتے آخر کو اندھیرا گھپ ہو جاتا ہے لہذا نور حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات نہیں ہو سکتا۔

سوم اس لیے کہ کوئی شے متحرک کبھی قدیم نہیں ہو سکتی ہر نقطہ پر اس کے لیے حدوث ثابت ہے اور نور ایک دقیقہ میں ایک لاکھ توتے ہزار میل حرکت کرتا ہے پس یہ بھی حادث ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ قدیم ہے لہذا نور اس کی عین ذات کبھی نہیں ہو سکتا۔

چہارم اس لیے کہ ہر چیز تقسیم ہونی والی اپنے وجود میں اپنے اجزاء کی محتاج ہوتی ہے اس لیے کہ جب تک اس کے سب اجزاء جمع نہ ہوں گے وہ چیز وہ چیز ہی نہیں کھلائیگی

اور اس کے اجزاء اس کے غیر ہیں اس لیے کہ غیر نہ ہوتے تو وہ چیز تقسیم نہ ہو سکتی اور جو چیز اپنے وجود میں غیر کی محتاج ہو وہ ممکن اور حادث ہے۔ اور یہ نور بدلتا مختلف اللون شعاعوں میں تقسیم اور تحلیل ہو جاتا ہے اور اپنے وجود میں اپنے اجزاء کا محتاج ہے لہذا یہ بھی ممکن اور حادث بالغیر ہے۔ پس عین ذات واجب الوجود واحد حق سبحانہ تعالیٰ کی نہیں ہو سکتا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الْقَیُّمُ لَا یَلِدُ وَلَا یُولَدُ ۝ (سورہ اخلاص)

پہلے اس لیے کہ جتنے نور ہیں سب متماثل ہیں اور نص حکم قرآنی ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ یعنی مثل اس کے کوئی چیز نہیں پس دو حال سے خالی نہیں یا تو باری تعالیٰ عز اسمہ نور نہیں ہے یا معاذ اللہ یہ آیت قرآن باطل ہے۔

لہذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نہیں ہے۔

ششم اس لیے کہ اسی آیہ نور کے پہلے فقرہ ۝ اللَّهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے بعد ارشاد فرماتا ہے ۝ مِثْلُ نُورِیْہِ کَمِثْلِہِ یعنی مثال اس کے نور کی ایسی ہے جیسے طاق۔ اور پھر فرماتا ہے ۝ یَخْذِیْہِ اللَّهُ لِنُورِہِ مَنۢ یَّشَآءُ یعنی جس کو چاہتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ نفس نور اس کی عین ذات نہیں ہے بلکہ نور اس کی طرف مضاف ہے اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے لہذا نور اور ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ اور ہے۔ ہفتم اس لیے کہ نص حکم قرآنی ہے ۝ فَلَا تَضْرِیْہِۦۤ اِلَّا مِثَالًا یعنی خدا کیلئے مثالیں نہ بیان کرو۔ بلکہ تو منع فرماتا ہے اور خود اپنی ذات مقدس کے لیے مشکوٰۃ اور زجاجہ اور مصباح کی مثالیں بیان کرتا ہے پس دو حال سے خالی نہیں

یَا تَوَّابُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِیْنِ نُّورِ سَے اوسکی عین ذات مراد نہیں ہے بلکہ کوئی اور شئی مراد ہے جسکے لئے مثال اور تشبیہ دینا جائز ہے یا یہ آیہ محکم قَلَّا تَضَرُّوا مَعَ الذَّالِّمِیْنَ باطل ہے۔ لہذا ذاتِ مقدسِ جنابِ باری عزاسمہ نفسِ نور نہیں ہے۔

ہشتم اسلئے کہ خود حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْمَ یعنی جمیع حمد ایسے اللہ کیلئے ہے جس نے خلق کیا آسمانوں اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیروں اور نور کو (سورہ انعام آیہ ۱) پس نور جو شئی مخلوق ہے کیونکر عین ذاتِ خالق کی ہو سکتا ہے۔ اور شئی حادث کو قدیم کہنا یا قدیم میں صفات حادث کے سمجھنا بالکل خلافِ عقل اور نقل ہے حادث قدیم نہیں ہو سکتا کہان خالق کہان مخلوق کہان حادث کہان قدیم مُسْتَحْضَرٌ رَّبِّكَ الْعِزِّزُ عَلَیِّمُ الْقُوَّةِ (سورہ صافات آیہ ۷۷) یعنی پاک ہے رب تیرا پروردگار عزت اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہیں۔

پس بحمد اللہ عقلاً اور نقلاً یہ ثابت ہو گیا کہ اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں لفظ نور سے ہرگز ذاتِ باری عزاسمہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ سوئے ذاتِ باری علیٰ کچھ اور مراد ہے اور اسکی تاویل کی گئی ہے اور ظاہر معنی لغوی نور کے نہیں لئے اور جب تاویل کی گئی تو یہ آیت محکم نہ ہوئی بلکہ تشابہ ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب کی کل آیتوں کی دو قسمیں کر دی ہیں ایک محکم اور دوسری تشابہ ہُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْہٗ اٰیٰتٌ لِّمُحْکَمٰتٍ مِّنْ اَمْرِ الْكِتَابِ

اٰخِرُ مُتَشَابِهَاتٍ (سورہ آل عمران آیہ ۵) وہ ایسا ہے جسے نازل کی تفسیر
 کتاب اوسین آیات محکمات ہیں کہ وہ سب اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ
 ہیں۔ اب یہ جاننا چاہئے کہ آیہ محکم کس کو کہتے ہیں اور متشابہ کس کو کہتے ہیں۔
 تو امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن میں محکم ہیں اور متشابہ
 پس محکم وہ آیت ہے جس کے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل کرتا ہے اور اطاعت
 کرتا ہے اور متشابہ وہ آیت ہے جس کے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل نہیں کرتا
 ہے اس لیے کہ خدا فرماتا ہے کہ متشابہ آیت پر وہی لوگ عمل کرتے ہیں جن کے
 دل و نین کچی ہے اور اوس کے معنی گڑھ گرفتہ بنا کر ناچاہتے ہیں اور متشابہ آیت کی
 تاویل سوائے خدا کے اور را سخون فی العلم حضرات کے کوئی نہیں جانتا ہے۔
 محمد بن الحسین بن وہیب بن حفص عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
 سمعته يقول ان القرآن فيه محكم ومتشابه فاما المحكم فيؤمن به ويعمل
 به ويدين به واما المتشابه فيؤمن به ولا يعمل به وهو قول
 الله تعالى فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه
 ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله الا الله والرا سخون في
 العلم۔ (بحار الانوار از بصائر الدرجات باب انعم عليهم السلام اهل علم القرآن جلد
 ہفتم) پس اس تعریف کے مطابق جو امام علیہ السلام نے محکم اور متشابہ کی فرمائی
 ہے یہ آیہ نور ہو متشابہ معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اس کے معنی میں کوئی حکم ایسا
 نہیں ہے جس پر عمل کریں مگر اس پر ایمان لانا لازم ہے کہ یہ قرآن ہے اور کلام
 خدا ہے اللہ اور را سخون فی العلم اس کے معنی بہتر جانتے ہیں گو یہ تعریف محکم اور

مقابلہ کے سمجھنے کے لئے کافی ہے تاہم اہل لغت اور مفسرین نے جو تعریف محکم اور مقابلہ کی کی ہے اس کے ساتھ بھی مطابق کر کے ہم دکھائے دیتے ہیں کہ یہ آیہ نور مقابلہ ہے محکم نہیں ہے۔

اہل لغت محکم اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے معنی مضبوط اور متقن یعنی ٹھیک ہوں کہ سوائے اس ایک معنی کے دوسرے معنی سمجھ میں نہ آویں۔ اور مقابلہ اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے ٹھیک معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور کئی معنوں کا شبہ ہوتا ہو پس اہل لغت کی تعریف کے مطابق بھی یہ آیہ نور مقابلہ ہے اس لئے کہ اس آیت کے پہلے فقرہ میں لفظ نور کئی معنی رکھتا ہے۔ روشنی کو بھی کہتے ہیں۔

اٹھارہ کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کہتے ہیں۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں نور کے ٹھیک کونسے معنی ہیں اس طرح اکثر الفاظ اس آیت کے مقابلہ ہیں۔ (قاموس - منہی الارب)

اہل تفسیر محکم کا اطلاق اس آیت پر کرتے ہیں جس کے معنی کھلے ہوئے ہوں اور ہر لغت جاننے والا سمجھ جائے۔

اور اس آیت پر کرتے ہیں جو منسوخ یا مخصوص نہویا وہ نسخ اور تخصیص دونوں سے محفوظ ہو۔ اور اس آیت پر بھی محکم کا اطلاق کرتے ہیں جس کا سید بیان پیچیدگی سے خالی ہو۔

اور اس آیت پر بھی کرتے ہیں جس کی تاویل میں ایک پہلو کے سوا دوسرا پہلو نہ نکلتے اور مقابلہ ان کل باتوں میں محکم کے خلاف ہے (مجمع البحرین)

پس مفسرین کی تعریفات کے مطابق بھی یہ آیہ نور محکم نہیں معلوم ہوتا بلکہ مقابلہ

ہے اس لئے کہ اسکی تاویل میں کئی پہلو پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ اکثر الفاظ اسکے چند معانی رکھتے ہیں سمجھنے والے پر اسکے معنی روشن نہیں ہوتے بلکہ مبہم رہتے ہیں۔

جب ہم کو حدیث سے اور لغت سے اور اقوال مفسرین سے معلوم ہو گیا کہ آیہ نور متشابہ ہے اور ہم کو اسکے ٹھیک معنی نہیں معلوم ہو سکتے تو یہ دیکھنا ہے کہ اسکی ٹھیک تاویل کون جانتا ہے جس سے ہم اسکو دریافت کریں اور سمجھیں تو حق سبحانہ تعالیٰ انہیں متشابہ آیتوں کی تاویل جاننے والوں کو خود بتاتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ نہیں جانتا تاویل اسکی مگر اللہ اور اسخون فی العلم وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ مَخْبُوءٌ فِي الْعِلْمِ۔ (آل عمران آیہ ۵)

پس معلوم ہوا کہ متشابہ آیتوں کی تاویل جاننے والے ڈوہی ہیں ایک اللہ دوسرے اسخون فی العلم پس لازم ہوا کہ ہم انہیں ڈو جاننے والوں میں سے کسی ایک سے پوچھیں۔ اللہ سے پوچھنے کی تو ہم قابلیت نہیں رکھتے ہاں شاید وہ لوگ پوچھ سکیں جنہوں نے بلا واسطہ مُحَمَّدٌ وَالْحَمْدُ عَلَيْنَا السَّلَامُ خدا کو پہچان لیا ہے اس لئے کہ جس طرح بلا واسطہ پہچان لیا ہے اسی طرح بلا واسطہ پوچھ بھی سکتے ہیں اب رہے اسخون فی العلم تو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کون ہیں۔ یوں تو جسکا جی چاہے اپنے تین راہخ فی العلم کھے یا سمجھے مگر شیعوں کی حدیثیں یہی بتاتی ہیں کہ اسخون فی العلم صرف مُحَمَّدٌ وَالْحَمْدُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْہِمْ اجمعین ہیں۔

(۱) ابی عن ابی عمیر عن ابی اذینہ عن برید عن ابی جعفر علیہ السلام

قال ان رسول الله افضل الراغبين في العلم فقد علم جميع ما انزل الله عليه من التنزيل والتاويل وما كان الله لينزل عليه شيئاً لم يعلمه التاويل واوصيائه من بعده يعلمون كله الحديث - (بجاء الانوار باب انهم عليهم السلام اهل علم القرآن - تفسير علي بن ابراهيم قمي) امام جعفر صادق عليه السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ افضل را سخون في العلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں جو کچھ خدا نے اوس جناب پر تنزیل اور تاویل نازل فرمائی سب کو جانتے تھے اور خدا نے اون پر کوئی چیز نازل نہیں کی جسکی تاویل نہ بتائی ہو اور اوس جناب کے بعد اونکے اوصیاء اون کل تنزیلون اور تاویلون کو جانتے ہیں -

(۲) محمد بن احمد بن ثابت عن الحسن بن محمد بن سماعه عن وهيب بن حفص عن ابی بصير عن ابی عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول ان القرآن زاجرٌ وأمرٌ يأمر بالجنة وينجز عن النار وفيه محكم ومتشابه فاما الحكم فيؤمن به ويعمل به ويدين به واما المتشابه فيؤمن به ولا يعمل به وهو قول الله تعالى فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم يقولون امثاله كل من عند ربنا - والراسخون في العلم آل محمد عليهم السلام -

(تفسير علی بن ابراهيم - بجاء الانوار باب انهم عليهم السلام اهل علم القرآن) ابو بصير کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا ہے کہ وہ جناب ارشاد فرماتے تھے یہ کہ قرآن بازر کھنے والا ہے اور حکم دینے والا ہے حکم دیتا

ہے طرف جنت کے اور باز رکھتا ہے جہنم سے اوسین محکم ہے اور مشابہ ہے پس
محکم وہ ہے جس پر مومن ایمان لاتا ہے اور اوس پر عمل کرتا ہے اور اوسکی اطاعت
کرتا ہے اور مشابہ وہ ہے کہ جس پر ایمان لاتا ہے اور عمل نہیں کرتا اسی لیے خدا
فرماتا ہے پس ایسے لوگ جنکے دلوں میں کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اوسکی جو
اوسین مشابہ ہے فتنہ بپا کر نیکے لئے اور اوسکی تاویل کرتے ہیںکے لئے اور نہیں
جانتا تاویل اوسکی مکرائد اور وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں (مؤمنین تاویل
راسخون فی العلم سے منکر) کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے
ہم سب پر ایمان لائے ہیں۔ اور راسخون فی العلم آل محمد علیہم السلام ہیں۔
(۳) محمد بن احمد عن الہوازی عن النضر عن ایوب بن الحمر و
عمران بن علی عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
نحن الراسخون فی العلم ونحن نعلم تاویلہ۔ (بصائر الدرجات۔
بحار الانوار۔ باب اتھم علیہم السلام اہل علم القرآن) امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ راسخون فی العلم ہم ہیں اور ہم اوسکی تاویل
جانتے ہیں۔

خلاصہ اس تمام بیان کا یہ ہوا کہ آیہ نور مشابہ ہے اور مشابہ کی تاویل نہیں جانتا
مکرائد اور راسخون فی العلم اور راسخون فی العلم نہیں ہیں مگر محمد و آل محمد علیہم
القواۃ والسلام پس مشابہ کی تاویل نہیں جانتے مگر محمد و آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم
اور ہم جاہلون کو خدا نے یہ حکم دیا ہے فاستلوا اہل الذکر انکم لا تعلمون
(سورۃ انبیاء آیہ ۷) یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو دین کی کتاب والوں سے

پوچھو۔ پس ہکو دیکھنا چاہئے کہ اہل ذکر کون ہیں تو ہماری حدیثیں یہی کہتی ہیں کہ اہل ذکر محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

۱۔ ابن معروف عن حماد بن بريد عن ابی جعفر عليه السلام في قوله **فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** - قال الذكر القرآن ونحن اهل (بصائر الدرجات - بحار الانوار - باب انهم عليهم السلام اهل الذكر) امام محمد باقر عليه السلام نے اس آیہ کی تفسیر میں فرمایا کہ ذکر قرآن ہے۔ اور ہم اہل اوسکے ہیں۔

۲۔ محمد بن الحسين ومحمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن ثعلبه عن بعض اصحابنا عن محمد بن مروان عن الفضيل بن يسار عن ابی جعفر عليه السلام في قوله تعالى **فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** قال رسول الله واهليته هم اهل الذكر وهم الائمة (بصائر الدرجات - بحار الانوار باب انهم عليهم السلام اهل الذكر) امام محمد باقر عليه السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ اور انکے اہلیت اہل ذکر ہیں اور وہ ائمہ ہیں۔

۳۔ محمد بن العباس عن ابی عقدة عن احمد بن الحسين عن ابيهم عن الحسين بن مخرق عن ابی طريف عن ابن نباته عن امير المؤمنين صلوات الله عليه وآله في قوله عز وجل **فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** قال نحن اهل الذكر (کنز تفسیر محمد بن عباس بحار الانوار باب انهم عليهم السلام اهل الذكر) جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہل ذکر ہیں حاصل کلام یہ ہوا کہ خدا ہم سے فرماتا ہے کہ جو تم نہ جانتے ہو وہ اہل ذکر سے پوچھو۔

اور آیات تشابہات کی تاویل ہم نہیں جانتے تو لازم ہوا کہ ہم او کو اہل ذکر سے پوچھیں اور حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں پس چاہئے کہ تشابہات کی تاویلین ہم اونہیں سے پوچھیں۔ اور جو کچھ وہ حضرات تاویل ارشاد فرمائیں اوس پر ایمان لائیں اور حسب ارشاد حق سبحانہ تعالیٰ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا کے مصداق بنیں۔ نہ یہ کہ جو کچھ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے تاویل فرمائی ہو اوس کو تو پس پشت ڈالیں اور اپنی من مانی تاویلین جو چاہیں کر لیں کہ فَاَمَّا الَّذِي فِي فَاوَنِهِمْ زَيْجٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيلِهِ میں داخل ہو جائیں لہذا پہلے ہم اون تاویلون کو بیان کرتے ہیں جو مصیبتیں علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں۔

(۱) حدیثنا حمید بن زیاد عن محمد بن حسین عن محمد بن یحییٰ عن طلحة بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ السلام فی هذه الاية **اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** قال بدأ بنور نفسه مثل نور مثل هداة فی قلب المؤمن کَشْكُوْفٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ جَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَ الْقَنْدِيلُ قَلْبُهُ وَالْمِصْبَاحُ النُّوْرُ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْهِ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ قال الشجرة المؤمن زَيْتُوْنَةٌ لِّاَشْرِقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ عَلٰى سِوَا الْمَجْلِ لَا غَرْبِيَّةٍ اِی لَا شَرْقَ لَهَا وَلَا شَرْقِيَّةٍ اِی لَا غَرْبَ لَهَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ طَلَعَتْ عَلِيْهَا وَاِذَا غَرَبَتْ غَرَبَتْ عَلِيْهَا يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ كَيَا د النُّوْرِ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهِ يَضِيْءُ وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ نُوْرٌ

عَلَى نُورٍ فَرِيضَةٌ وَسُنَّةٌ عَلَى سُنَّةٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ
 قَالَ يَهْدِي إِلَيْهِ بِفَرَاتِهِ وَسُنَّةٍ مِّنْ تَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ
 لِلنَّاسِ قَالَ فَهَذَا مِثْلُ ضَرْبِهِ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِ قَالَ فَالْمُؤْمِنُ يَنْقَلِبُ فِي
 خَمْسَةِ مِنَ النُّورِ - مَدْخَلُهُ نُورٌ - وَمَخْرَجُهُ نُورٌ - وَعِلْمُهُ نُورٌ
 وَكَلَامُهُ نُورٌ - وَمُصِيرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ نُورٌ - قَالَ الرَّوَّاقُ
 قُلْتُ لَجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اتَّخَمُوا يَقُولُونَ مِثْلُ نُورِ الرَّبِّ - قَالَ
 سُبْحَانَ اللَّهِ لَيْسَ اللَّهُ مِثْلَ مَا قَالُوا فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ -
 (تفسير صافی - تفسیر برہان - تفسیر علی بن ابراہیم - بحار الانوار ج ۱ -
 ص ۱۷۱) - امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے
 اس آیت کی یہ تاویل بیان فرمائی ہے -
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - فرمایا کہ ابتدا کی خدا نے اپنے نفس کے نور سے
 مِثْلُ نُورِهِ - مثال ہے اوس ہدایت کی جو قلب مومن میں خدا نے وارد کی ہے -
 كَيْشْكُوهُ فَيَهَامِضْبَاحٌ - جو ف یعنی سینہ مومن کا ہے اور قذیل اوس کا قلب ہے
 اور مصباح وہ نور ہے جو خدا نے اوس میں روشن کیا ہے -
 يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ - فرمایا کہ شجرہ مومن ہے -
 زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ - کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے لاغر بیتہ
 یعنی اوس کے لئے شرق نہیں ہے لاشرقیۃ یعنی اوس کے لئے غرب نہیں
 ہے جب آفتاب طالع ہوا تو اوس پر طلوع ہوا اور جب غروب ہوا تو اوس پر
 غروب ہوا -

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ - قریب ہے کہ وہ نور جو خدا نے اس کے قلب میں عطا کیا ہے چمکے اور اگرچہ وہ مومن کلام نکرے -

نُورٌ عَلَى نُورٍ - فرض اور سنت پر سنت ہے -

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ - فرمایا کہ جسکو چاہتا ہے اپنی جانب اپنے فرائض اور سنتوں کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے -

وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ - فرمایا کہ یہ مثال بیان کی ہے اللہ نے مومن کیلئے - پس مومن پانچ نور و نہیں منقلب ہوتا ہے - مدخل اسکا نور ہے - مخرج اسکا نور ہے - علم اسکا نور ہے - کلام اسکا نور ہے اور بازگشت اسکی روز قیامت جانب جنت نور ہے - راوی کہتا ہے کہ میں نے جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ مثال نور رب کی ہے (یعنی خدا نے اپنی ذات کی یہ مثال بیان کی ہے) فرمایا کہ سبحان اللہ خدا کے لیے کوئی مثال نہیں ہے کیا اسے نہیں فرمایا - فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ - کہ خدا کیلئے مثالیں نہ بیان کرو -

(۲) محمد بن یعقوب عن علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن ہلال قال سئلت الرضا علیہ السلام عن قول الله عز وجل **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** فقال **هَادِلَا هَل السَّمَوَاتِ وَهَادِلَا هَل الْأَرْضِ** - وفي رواية لبرقي **هَدَى مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَهَدَى مِنْ فِي الْأَرْضِ** (غاية المرام از کافی - عماد الاسلام - تفسیر برہان از کتاب توحید صدوق و معانی الاخبار) عباس

بن ہلال نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ السموات والارض سے کیا مراد ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اس نہایت کرنوالا ہے اہل سموات کی اور اہل زمین کی (یعنی نور بمعنی ہدایت کسندہ ہے) اور برقی نے جو روایت کی ہے اوسین بجائے ہار کے لفظ ہدی بصیغہ ماضی بیان کیا ہے۔

(۳) عن علی بن محمد عن علی بن العباس عن علی بن حماد عن عمر بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام۔ (الی ان قال)۔ ثم ان رسول الله وضع العلم الذي كان عنده عند الوصي وهو قول الله عز وجل **اللَّهُ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** يقول انا هاد السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مثل العلم الذي اعطيته وهو نور الذي عمت به مثل المشكاة فيها مصباح فالمشكاة قلب محمد والمصباح النور الذي فيه العلم وقوله **المصباح في رُجاجة** يقول اتى اريد ان اقبضك فاجعل الذي عندك عند الوصي كما يجعل المصباح في الرُجاجة كائنًا كوكبًا نوري فاعلمهم فضل الوصي **يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ** فاصل الشجرة المباركة ابراهيم وهو قول الله عز وجل **رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ** وهو قول الله عز وجل **إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِزْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ فَوَضَّعُ بَعْضُهُا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ**۔ لا شرقية ولا غربية يقول لستم يهود فتصلوا قبل المغرب ولا نصارى فتصلوا قبل المشرق وانتم على ملة ابراهيم صلى الله عليه وقد قال الله عز وجل **مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ**

يَحْذَرُونَ وَلَا تَضُرُّنَا وَلَكِنْ كَانَ خَفِيفًا مُسِيلًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكَادُ
 فِيْهَا يُضَيُّ وَلَمْ تَمْسِسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ
 يَّشَاءُ يَقُولُ مِثْلُ أَوْلَادِهِ الَّذِينَ يُولَدُونَ مِنْكُمْ مِثْلُ الزَّيْتِ الَّذِي
 يُعَصَّرُ مِنَ الزَّيْتُونِ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسِسْهُ نَارٌ نُورٌ
 عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَّشَاءُ يَقُولُ يَكَادُونَ أَنْ يَتَكَلَّمُوا
 بِالنُّبُوَّةِ وَلَوْ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ (بجاء الانوار ص ۶ ج ۷) - خاتمة المرام -

از کافی روضہ - تفسیر صافی - تفسیر برہان)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے (ایک حدیث طویل بیان فرمائی
 یہاں تک کہ حضرت نے ارشاد فرمایا) کہ پہر جو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے پاس تھا وہ انہوں نے وصی کو سپرد کیا اور وہ قول
 ہے خدائے عزوجل کا -

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - فرماتا ہے کہ میں ہدایت کرنے والا ہوں
 آسمانوں کی اور زمین کی -

مِثْلُ نُورِهِ - مثال ایسے علم کی ہے جو میں نے اسکو (نبی کو) عطا کیا ہے
 اور وہ میرا ایسا نور ہے جسکے ذریعہ سے ہدایت کی جاتی ہے -

مِثْلُ الشَّكَاةِ فِيهَا مُضْبَاحٌ - پس مشکاة قلب محمد ہے اور مضباح وہ
 نور ہے جو اونکے قلب میں علم ہے -

وقوله الْمُضْبَاحُ فِي زُجْجَةٍ - فرماتا ہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ تجھکو
 اوٹھالوں پس جو کچھ تیرے پاس ہے وصی کے سپرد کر دے جس طرح پہلے

قذیل میں رکھا جاتا ہے۔

كَاتَمَّا كَوُكْبٌ دُرِّيٌّ۔ پس تیارے اونکو (یعنی امت کو) فضیلت و مصی کی
تَوْقُلُمِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔ پس اصل شجرہ ابراہیم علیہ السلام میں اور وہ قول
ہے خدائے عزوجل کا رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَبِيدٌ
مُجْتَبًى اور قول خدائے عزوجل کا إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ
وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔
لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ۔ فرماتا ہے کہ نہ تم یہودی ہو کہ نماز پڑھتے ہو مغرب کی
طرف اور نہ نصرانی ہو کہ نماز پڑھتے ہو مشرق کی طرف اور ہو تم ملتِ ابراہیم پر۔
اور تحقیق کہ فرمایا خدائے عزوجل نے مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَ
لَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وقولہ عزوجل
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ تَوْسُرٌ عَلَى نُورٍ يَخْصِدُ اللَّهُ لِنُورِهِ
مَنْ يَشَاءُ مثال ہے تمہاری ایسی اولاد کی جو تم سے پیدا ہوتی ہے مثال
لیسے روغن کی ہے جو ریتوں سے نکالا جاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ قریب
ہے کہ کلام کرین ساتھ نبوت کے (یعنی انبیاء کا کام کرین) اگرچہ اون پر
فرشتہ نازل نہ ہو۔

(م) محمد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان
عن المنخل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قوله تبارك وتعالى
اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورٍ۔ فهو محمدؐ۔ فِيهَا مِصْبَاحٌ
وَهُوَ الْعِلْمُ الْمِصْبَاحُ فِي تَجَاجُعِهِ فَرَعَمَ ان الزجاجة امير المؤمنينؑ

وعلم نبی اللہ عندہ (بخارا الانوار۔ از بصائر الدرجات۔ واختصاص مفید۔
 غایۃ المرام۔ تفسیر برہان) امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِیۡہِ۔ سے مراد جناب محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فِیہَا مِصْبَاحٌ۔ سے علم مراد ہے۔

الْمِصْبَاحُ فِی زُجَاجَہِ۔ پس فرمایا کہ زجاجہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور
 علم نبی خدا کا اونکے پاس ہے۔

(۵) جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن جابر وقال ابو جعفر
 بلغنا والله اعلم ان قول الله تعالى اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 مِثْلُ نُورِہِ فهو محمدؐ کمشکوٰۃ هو صدر نبی اللہ فِیہَا مِصْبَاحٌ
 وهو العلم الْمِصْبَاحُ فِی زُجَاجَہِ فرعم ان الزجاجہ امیر المؤمنین
 وعلم رسول اللہ عندہ واما قوله کَانَتْ لَوُكْبٌ دُرِّیُّ یُوقَدُ مِنْ شَجَرٍ
 مُّبَارَکَہِ زَیْتُوْنِہِ لَا شَرْقِیَّۃٍ وَلَا غَرْبِیَّۃٍ قال لایہودیتہ ولا نصرانیۃ
 یکاد زیتہا یضئ قال یکاد ذلک العلم ان یتکلم فیک قبل ان ینطق
 بہ الرجل وَلَوْ لَمْ تَمْسِسْہُ نَارٌ تُورَعُ عَلٰی نُورِہِ وزعم ان قوله فِی
 بُیُوتِ آدَمَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْ تَرْفَعَ وَیَذْکُرَ فِیہَا اسْمَہُ قال بیوت الانبیاء
 وبيت علی بن ابیطالب منها۔ (بخارا الانوار ج ۷۔ از تفسیر فرات بن ابیہریم)
 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہیکو (لپے آباے طاہرین سے) یہ پہر ہو چکا ہے
 اور خدا بہتر جانتا ہے۔

کہ اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ - جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

کَشِکُوۡۤہُ - سینہ مبارک سے بتی خدا کا۔

فِيهَا مِصْبَاحٌ - علم ہے۔

الْمِصْبَاحُ فِي نُجَاۡجَةٍ - پس فرمایا کہ یہ تحقیق زجاجہ امیر المومنین ہیں اور علم رسول اللہ کا اونکے پاس ہے۔

كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ
فرمایا کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يَضِيّ - فرمایا قریب ہے کہ یہ علم تیرے بابت گویا ہو قبل اسکے کہ گویا
لیا جائے ساتھ اسی علم کے مرد۔ (آل محمد کا) اور فرمایا اودن حضرت نے کہ قول
خدا فِي بُيُوتِۤیۡ اٰذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ سے مراد گھر ہیں
انبیاء کے اور انہیں میں سے علی بن ابیطالب کا گھر ہے۔

(۶) ابراہیم بن ہرود الہیثمی عن محمد بن احمد بن ابی الثلیج عن الحسن
بن ایوب عن محمد بن غالب عن علی بن الحسن بن الحسن بن ایوب
عن الحسن بن سلیمان عن محمد بن مروان الذہلی عن الفضیل
بن یسار قال قلت لابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام اَللّٰهُ نُورُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ كَذٰلِكَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ قلت مِثْلُ نُورِهِ
قال لی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قلت کَشِکُوۡۤہُ قال صدہ محمد قلت
فِيهَا مِصْبَاحٌ قال فیہ نور العلم یعنی التَّوۡقَةُ قلت اَلْمِصْبَاحُ فِي نُجَاۡجَةٍ

قال علم رسول الله صدم الى قلب علي قلت كائنًا قال لا تاتي شيء
 تقرر كائنًا قلت كيف جعلت فداك قال كائنه كوكب دُترى
 قلت يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ قال
 ذاك امير المؤمنين علي بن ابي طالب لا يهودى ولا نصرانى قلت
 يكاد زيتها يضيئ ولو لم تمسسه نارا قال يكاد العلم يخرج من فم
 العالم من آل محمد من قبل ان ينطق به قلت نُورٌ عَلَى نُورٍ قال
 الامام علي اثر الامام (تفسير برهان - تفسير صافي - غايۃ المرام - بحار الانوار
 از کتاب التوحيد صدوق ومعاني الاخبار)

فضيل بن يسار نے امام جعفر صادق عليه السلام سے اس آية کی تفسير پوچھی تو فرمایا کہ
 اللَّهُ نُورٌ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - فرمایا کہ خدا ایسا ہی ہے -
 مِثْلُ نُورِ - محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں -
 كَمِشْكُوتٍ - سینہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے -
 فِيهَا مِصْبَاحٌ - نور ہے اوس سینہ میں علم نبوت کا -
 الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ - علم رسول خدا کا صادر ہوا طرف قلب علی کے - راوی
 کائنًا پڑا تو فرمایا کہ تو کائنًا کیون پڑتا ہے عرض کی کہ فدا ہوں پہر کیونکر فرمایا
 كَائِنَهُ كَوَكَبٌ دُتْرِي - يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ
 وَلَا غَرْبِيَّةٍ - امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں کہ نہ یہودی ہیں نہ
 نصرانی ہیں -

يَكَادُ زَيْتُهَا يَضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - قریب ہے کہ نکلے علم دہن عالم

آل محمد سے قبل اسکے کہ وہ گویا کیا جائے اوسے علم ہے۔

نُورِ عَلٰی نُورِ۔ امام بعد امام کے ہے۔

(۷) فرات بن ابراہیم الکوفی معنعنا عن ابی جعفر محمد بن علیؑ فی قول اللہ تعالیٰ مَثَلُ نُورٍ کَشْكُوَةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ قَالَ العلم فی صدر رسول اللہ فی رُجَاةٍ قَالَ الزَّجَاجَةُ صَلَاحٌ عَلٰی بَنِیْ اِیْطَالِبٍ کَاثَمَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ قَالَ نُورِ الْعِلْمِ لَا شَرْقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ لَا یَهُودِیَّةٍ وَلَا نَصْرَانِیَّةٍ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورٍ عَلٰی نُورٍ قَالَ یَکَادُ الْعَالَمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ یَتَکَلَّمُ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ یَسْئَلَ عَنْهُ۔ (تفسیر برہان۔ بحار الانوار۔ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

مَثَلُ نُورٍ کَشْكُوَةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ سے مراد وہ علم ہے جو سینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بن تھا۔

فِی رُجَاةٍ۔ سے مراد سینہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

کَاثَمَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ۔ سے مراد نورِ علم ہے۔

لَا شَرْقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ۔ سے مراد یہ ہے کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں۔
یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورٍ عَلٰی نُورٍ۔ سے مراد یہ ہے کہ قریب ہے کہ عالم آل محمد گویا ہوساتھہ علم کے قبل اسکے کہ اوس سے

سوال کیا جائے۔

(۸) عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ کَاشِیةٍ صدر بنی اللہ منہ المِصْبَاحُ والمِصْبَاحُ هو العلم فی زُجَاجَةٍ الزُجَاجَةُ امیر المؤمنین ۴ وعلم بنی اللہ عندہ (تفسیر برہان) جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ کَاشِیةٍ - سید بنی خدا کا
جسین مصباح ہے اور مصباح علم ہے۔

فی زُجَاجَةٍ - سے مراد امیر المؤمنین ہیں کہ علم بنی خدا کا اونکے پاس ہے۔
(۹) من دلائل الحمیری عن محمد الرقاشی قال کتبت الی ابی محمد علیہ السلام اسئالہ عن المِشْکَاةِ فوجع الجواب المِشْکَاةُ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ (سجرات الانوار از کشف الیقین) امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ سے محمد رقاشی نے بذریعہ تحریر پوچھا کہ مشکوۃ سے کیا مراد ہے جواب آیا کہ مشکات قلب ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا۔

(۱۰) ابی عن عبد اللہ بن جندب عن الرضا علیہ السلام انہ کتب الیہ مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المِشْکَاةِ والمِشْکَاةُ فی القندیل فنحن المِشْکَاةُ فیہا مِصْبَاحُ المِصْبَاحُ محمد رسول اللہ المِصْبَاحُ فی زُجَاجَةٍ من عنصرۃ الظاہرۃ الزُجَاجَةُ کاتھا کَوْبٌ نَتِیءٌ یُوقَدُ مِنْ قِجْرَةٍ مُبَارَکَةٍ زَیْتُونَةٍ ابراہیمیۃ لا شَرْقِیۃَ وَلَا

غَرْبِيَّةٍ لِادْعِيَتِهِ وَلَا مَنكَرَةً يَكَادُرُ تَيْهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسِسْهُ
 نَامُ الْقُرْآنِ نُورٌ عَلَى نُورٍ إمام بعد امام يَهْدِي اللَّهُ
 النُّورَ مَنْ تَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
 فَالنُّورُ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْدِي اللَّهُ لِهَادِيَتِنَا مِنْ أَحَبِّ - وَحَقُّ
 عَلَى اللَّهِ أَنْ يَبْعَثَ وَلِيًّا مَشْرِقًا وَجِهَةً نِيْرًا بِرِشَانِهِ ظَاهِرَةً عِنْدَ
 اللَّهِ حُجَّتَهُ وَحَقُّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ وَلِيًّا مَعَ التَّبَتِينَ وَالصَّدِّقِينَ
 وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلَادِكَ وَفِيكَ (تفسير برهان - بحار الأنوار)
 تفسیر علی بن ابراہیم (امام رضا علیہ السلام نے عبد اللہ بن جنید کے خط کے
 جواب میں تحریر فرمایا کہ ہماری مثال کتاب خدا میں مثل مشکوٰۃ کے ہے اور مشکوٰۃ
 قذیل میں ہو پس ہم مشکوٰۃ ہیں -

فِيهَا مِصْبَاحٌ - مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هُنَّ -

الْمِصْبَاحُ فِي رَجَابٍ - أَوْسُ جَنَابِ كَيْ غَايَرُ طَاهِرَةٌ هُنَّ -

الْأَرْجَابُ حَمَامًا كَوَكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ - شَجَرَةٌ
 طَبِيبُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

لَا شَرْقِيَّةَ وَلَا غَرْبِيَّةَ - سے یہ مراد ہے کہ (معاذ اللہ) نہ دعویٰ کیے گئے
 ہیں نہ انکار کیے گئے ہیں -

يَكَادُرُ تَيْهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسِسْهُ نَامُ - قرآن ہے -

نُورٌ عَلَى نُورٍ - امام ہے بعد امام کے -

يَهْدِي اللَّهُ النُّورَ مَنْ تَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ

شعی علیہ السلام۔ پس نور علی علیہ السلام ہیں خدا ہمارے ولایت کی ہدایت کرتے ہیں
اوس شخص کو جسے دوست رکھتا ہے۔ اور خدا پر حق ہے کہ ہمارے دوست کو
باجہ نورانی روشن برہان اور با حجت ظاہر برا بھنجتہ کرے اور حق ہے خدا
کہ ہمارے دوست کو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحا میں داخل کرے اور
وہ خوب ہیں از روئے رفاقت کے۔

(۱۱) محمد بن العباس عن محمد بن جعفر الحسینی عن ادریس بن
زیاد الحنطاط عن ابی عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ الخراسانی عن
یزید بن ابراہیم ابی حبیب الناجی عن ابی عبد اللہ ۴ عن ابیہ ۴
عن علی بن الحسین علیہ السلام اِنَّهُ قَالَ مِثْلُنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ كَمِثْلِ
الْمَشْكَاةِ فَخُصَّ لِلْمَشْكَاةِ وَالْمَشْكُوَةِ الْكُوفَةُ فِيهَا مِضْبَاحٌ وَالْمِضْبَاحُ فِي رُجْلِهَا
وَالرُّجْلُ جَانِبُ مُحَمَّدٍ ۱ كَأَنَّهُ كُوكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ عَلِيُّ
زَيْنُ الْعَبْدِينَ لَا شَرْقِيَّةَ وَلَا غَرْبِيَّةَ يَكَاذِبُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسِسْهُ نَارُ
نُورٍ عَلَى نُورٍ نُوْرُ الْقُرْآنِ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ۔ يَهْدِي
لَوْلَا يَتَنَامُ مِنْ لَحَبٍ (غاية المرام۔ بحار الانوار از كنز تفسير بريان)

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مثال ہماری کتاب خدا میں ایسی ہے
جیسے مشکاۃ پس ہم مشکوۃ ہیں اور مشکات طاق ہے۔

فِيهَا مِضْبَاحٌ أَوْ الْمِضْبَاحُ فِي رُجْلِهَا۔ زجاجہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ ہیں۔

كَأَنَّهُ كُوكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔ علی علیہ السلام ہیں۔

زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ
نُّورٌ عَلَى نُورٍ - نور سے ان ہے -

یہدی اللہ لنور من یشاء - ہایت کرتا ہے اللہ ہاری ولایت کی جسکو دوست
رکھتا ہے -

(۱۲) غایۃ المرام میں اور بجا الاروار ص ۶۷ ج ۷ میں تفسیر فرات بن ابراہیم
اور ص ۳۳ ج ۷ میں علل الشرایع سے بروایت حسین بن عبد اللہ بن جندب
ایک طولانی حدیث نقل کی ہے میں اس حدیث سے صرف تفسیر آیہ نور نقل
کرتا ہوں اگر پوری حدیث دیکھنی ہے تو اصل کتاب میں دیکھیے حضرت امام رضا علیہ
السلام جواب خط میں تحریر فرماتے ہیں -

مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المشکاة والمشکاة فی القندیل فنحن المشکوة
فیہا مصباح المصباح محمد رسول اللہ المصباح فی نجات
من عنصر الظلمة کما تھاکوبہ نیر ی یوقد من شجرة مبارکة
زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لَادَعِيَّةٍ وَلَا مَنَكَةٍ يَكَادُ
زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورُ الْقُرْآنِ نُّورٌ عَلَى نُورٍ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ - فالنور علی یہدی اللہ لولا یتنا من
احب الحدیث -

مثال ہماری کتاب خدا میں مانند مشکاة کے ہے اور مشکاة قندیل میں ہے
پس ہم مشکوة ہیں -

فِيهَا مِصْبَاحٌ - مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَيْنَ -

الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ - اوس جناب کے عناصر طاہرہ ہیں -

كَأَنَّهُمَا كَوْكَبٌ ذَرِيَّتِي يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ

وَلَا غَرْبِيَّةٍ - سے مراد یہ ہے کہ (معاذ اللہ) نہ ایسے ہیں کہ خبر دعویٰ کیا

گیا ہونہ ایسے ہیں کہ جن سے انکار کیا گیا ہو -

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - نور آں ہے -

نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ - پس نور علی علیہ السلام ہیں ہدایت کرتا ہے اللہ ہماری

ولایت کی جسکو روست رکھتا ہے -

(۱۳) محمد بن العباس قال حدثنا الحسين بن احمد عن محمد بن

عيسى عن يونس بن عبد الرحمن قال حدثنا اصحابنا ان ابا الحسن

عليه السلام كتب الى عبد الله بن جندب قال لي علي بن الحسين

عليه السلام ان مثلنا في كتاب الله كمثل المشكاة والمشكاة في

القنديل فحق المشكاة فيها مصباح والمصباح محمد

المصباح في زجاجة ونحن الزجاجه يوقد من شجرة مباركة

على زيتونة معروفة لا شرقية ولا غربية لا

منكرة ولا دعية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار

نور القرآن نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء ويضرب

الله الامثال للناس والله بكل شيء عليم باب يهدي من احب

الٰی ولایتنا (غایۃ المرام ص ۳۱۵) بحمد الانوار از کنز صحیح ۷۔ - تفسیر بیان
امام رضا علیہ السلام نے عبد اللہ بن جندب کو تحریر فرمایا کہ مثال ہماری قرآن میں
مانند مشکاة کے ہے اور مشکاة قذیل میں ہے پس ہم مشکاة ہیں۔

فہما مضباح۔ اور مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔

المضباح فی زجاجۃ۔ پس ہم زجاجہ ہیں۔

یوقد من شجرۃ مبارکۃ۔ علی علیہ السلام ہیں۔

زینونۃ۔ معروف ہیں (مجهول نہیں ہیں)

لا شرقیۃ ولا غربیۃ۔ نہ انکار کیے گئے ہیں نہ (معاذ اللہ) دعویٰ کیے
گئے ہیں۔

یحاذرنہا یضیء ولولہ تمسنہ نائم۔ نور قرآن ہے۔

نور علی نوری یھدی اللہ للنور من یشاء ویضرب اللہ الامثال
للناس واللہ بکل شیء علیم۔ یہ کہ ہدایت کرتا ہے جسکو دوست رکھتا
ہے ہماری ولایت کی طرف۔

(۱۴) وروی الصدوق بامسنادہ عن محمد بن علی بن الحسن

علیہ السلام فی قولہ غر وجل کیشکو فہما مضباح قال المشکو

نور العلم فی صدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ والمضباح فی زجاجۃ

الزجاجۃ صدر علی صامر علم النبی الی صدر علی۔ علم

النبی علیا علیہما السلام الزجاجۃ کاتھا کوکب دمری

یوقد من شجرۃ مبارکۃ قال نور العلم لا شرقیۃ ولا غربیۃ

قال لا يهودية ولا نصرانية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه
نار قال يكاد العالم من آل محمد يتكلم بالعلم قبل ان يسأل نور
على نور، يعني اماماً مؤيداً بنور العلم والحكمة في اثر امام من آل
محمد و ذلك من لدن آدم الى ان تقوم الساعة فهو لاء الاوصيا
الذين جعلهم الله خلفائه في ارضه وبججه على خلقه لا تخلوا
الارض في كل عصر من واحد منهم - (عماد الاسلام كتاب التوحيد

ص ۱۳۶) امام محمد باقر عليه السلام نے ارشاد فرمایا کہ

كشكوة فيها مضباح - بين مشكات نور علم ہے سینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
والمضباح في زجاجة - بين زجاجه سینہ علی ہے کہ منتقل ہوا علم نبیؐ کا طرف
سینہ علیؑ کے - تعلیم کیا نبیؐ نے علیؑ کو -

الزجاجة كائنات كوكب دُرّی یوقد من شجرة مباركة - سے ملو
نور علم ہے -

لا مشرقية ولا غربية - فرمایا کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں -
يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار - فرمایا قریب ہے کہ عالم آل محمدؑ
کو یا ہو علم کے ساتھ قبل اسکے کہ سوال کیا جائے -

نور علیؑ نور - یعنی ایک امام مؤید بنور علم و حکمت بعد ایک امام کے ہے آل
محمدؑ سے - اور یہ آدم سے چلا آیا ہے اور قیامت تک رہیگا - اور یہ سب ایسے
اوصیاء ہیں جنکو خدا نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا ہے اور اپنی خلقت پر رحمت قرار
دی ہے کسی زمانہ میں نہیں انہیں سے ایک سو خالی نہ رہیگی -

(یعنی کوئی نہ کوئی امام ضرور موجود رہیگا)

(۱۵) الطبرسی قال روى عن الرضا عليه السلام انه قال نحن المشكاة في الصباح وهو محمد يهدي الله لنور من يشاء يهدي الله لولايتنا - (تفسير برهان - تفسير مجمع البيان - بحار الانوار ج ۱ ص ۷۷) (بحار کی روایت میں من احب زیادہ ہے) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم مشکوۃ ہیں مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں یحْدی اللہ لنور من یشاء یعنی خدا جسکو چاہتا ہے ہماری ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے -

(۱۶) محمد بن ہمام عن جعفر بن محمد عن محمد بن الحسین الصائغ عن الحسين بن علي عن صالح بن سهل الهمداني قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام في قول الله - الله نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ كِشْكُوَةٍ - المشكاة فاطمة فيهما مصباح الحسن المصباح الحسين في رُجَاةِ الرُّجَاةِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ كَانَتْ فَاطِمَةُ كَوْكَبَ دُرِّيٍّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ يُوقَدُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ لِأَشْرَقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لَا يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ يَكَادُ الْعِلْمُ يَنْفَجِرُ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورٍ عَلَى نُورٍ إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ يَحْدِي اللَّهُ لِنُورٍ مَنْ يَشَاءُ يَهْدِي اللَّهُ بِالْإِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (بحار الانوار -

ج ۶ ص ۶۳ از تفسیر علی بن ابراہیم - وکنز - غایۃ المرام ص ۳۱۵ - تفسیر برہان -
کافی بتغیر بعض الفاظ

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ
اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ فَاطِمَةَ زَهْرَاءَ
صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں -

فِيهَا مِصْبَاحٌ - حسن علیہ السلام ہیں -

الْمِصْبَاحُ - حسین علیہ السلام ہیں -

فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - سے مراد فاطمہ زہرا ہیں
کہ دنیا کی عورتوں میں چمکتے ہوئے تارے کے مانند ہیں -

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ - روشن ہوتا ہے ابراہیم سے یعنی اونکی
نسل طاہر سے ہیں -

لَا شَرَقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ - نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں -

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ - قریب ہے کہ علم ذریت فاطمہ سے جاری ہو -

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ - امام ہے بعد امام کے -

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ - اماموں کے ذریعہ سے خدا جسکو چاہتا
ہے ہدایت کرتا ہے -

(۱۷) جعفر بن محمد الفزازی معنعنا عن أبي عبد الله عليه السلام

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ فَاطِمَةَ زَهْرَاءَ

فِيهَا مِصْبَاحٌ الْحَسَنِ الْمِصْبَاحُ الْحُسَيْنِ فِي زُجَاجَةٍ

كَأَنَّهُا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فَأَيْمَّةُ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ -
 يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ ابْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ لَا شَرْقِيَّةٍ
 وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَعْنِي لَا يَهُودِيَّةً وَلَا نَصْرَانِيَّةً يَكَادُزْنَهَا يُضَيُّ
 يَكَادُ الْعِلْمُ يَنْبَعُ مِنْهَا - (بحار الانوار ج ۷ ص ۵۸) از تفسیر فرات بن ابراهیم
 تفسیر بریان

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد کرتے ہیں کہ
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ كَشْكُوفَةٍ فِيهَا مِضْبَاحٌ -
 امام حسن علیہ السلام =

الْمِضْبَاحُ - امام حسین علیہ السلام -
 فِي رُجَابَةٍ كَأَنَّهُا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - فاطمہ زہراؑ صلوات اللہ علیہا ہیں کہ
 مانند روشن تارے کے ہیں عورات دنیا میں -
 مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ - ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں -
 لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ - نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں -
 يَكَادُزْنَهَا يُضَيُّ - قریب ہے کہ اس سے علم جاری ہو -

(۱۸) جابر بن عبد اللہ الانصاری قال دخلت الى مسجد الكوفة
 وامير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه يكتب باصبعه
 ويتبسم فقلت له يا امير المؤمنين ما الذي يضيئك فقال
 عجبتم لمن يقرء هذه الآية ولم يعرفها حق معرفتها فقلت له اتي
 آية يا امير المؤمنين فقال قوله تعالى اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

مَثَلُ نُورٍ كَشْكُوَةِ الْمَشْكُوَةِ مُحَمَّدٌ فِيهَا مُصْبَاحٌ أَنَا
 الْمُصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ الْحُسْنُ وَالْحُسَيْنُ كَأَمَّا
 كَوْنُكَ دُرِّيٌّ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ
 مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ زَيْتُونَةٌ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَا شَرْقِيَّةٍ مَوْ
 بِنِ جَعْفَرٍ لَا غَرْبِيَّةٍ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا يَكَادُ زَيْتُهَا
 يُضَيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
 نُورٌ عَلَى نُورٍ الْحُسْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ
 الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
 (غاية اللرام - تفسير ربان)

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں گیا دیکھتا کیا ہوں کہ امیر المؤمنین
 علیہ السلام کچھ اونٹنی سے لکھ رہے ہیں اور مسکراتے جاتے ہیں میں نے عرض کی
 کہ ای امیر المؤمنین! آپ کو کونسی بات ہنس رہی ہے پس فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں اس
 شخص کو جو اس آیت کو پڑھتا ہے اور حق معرفت اس کا نہیں جانتا تو میں نے عرض کی
 کہ کونسی آیت ہے ای امیر المؤمنین تو ارشاد فرمایا کہ قول اللہ تعالیٰ کا۔

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورٍ كَشْكُوَةِ -

الْمَشْكُوَةِ - محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں -

فِيهَا مُصْبَاحٌ - میں ہوں -

الْمُصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ - حسن اور حسین ہیں -

كَأَمَّا كَوْنُكَ دُرِّيٌّ - علی بن الحسین - (یعنی زین العابدین) ہیں

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ - مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ (يعني محمد باقرؑ) ہیں۔

مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ - جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (جعفر صادقؑ) ہیں۔

لَا شَرْقِيَّةٍ - مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (يعني موسى کاظمؑ) ہیں۔

لَا غَرْبِيَّةٍ - عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا (يعني رضاؑ) ہیں۔

يَكَادُزْنِيهَا يُصْنِي - مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ (يعني محمد تقیؑ) ہیں۔

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (يعني علی نقیؑ) ہیں۔

نُورٌ عَلَى نُورٍ - حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (يعني حسن عسکریؑ) ہیں۔

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ - قَائِمٌ مَهْدِيٌّ هِيَ

وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ -

(۱۹) عن امير المؤمنين عليه السلام انه قال نُورُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ مُحَمَّدٌ مَثَلُ نُورِي أَنَا كَشِكْوَةِ فَاطِمَةَ

فِيهَا مِصْبَاحُ الْحَسَنِ الْمِصْبَاحُ فِي رُجَاةِ الْحُسَيْنِ الرَّجُلُ

كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ عَلَى بَنِ الْحُسَيْنِ دُرِّيٌّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ يُوقَدُ

مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ زَيْتُونَةُ مُوسَى

الكَاطِمُ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى يَكَادُزْنِيهَا

يُصْنِي مُحَمَّدُ التَّقِيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ عَلَى النَّقِيِّ نُورٌ عَلَى

نُورٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ

الْحُجَّةُ الْمَهْدِيُّ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَبِنَا يَضْرِبُ

اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ -

(رق منشور شرح آیت النور از کتاب الحجۃ و مدینۃ المغایرہ شہداء شہرانی علیہ الرحمۃ)

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ

نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں -

مِثْلُ نُورِہ - مین ہوں -

کَمِشْكُوۡتٍ - فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں -

فِيهَا مِصْبَاحٌ - حسن ہیں -

الْمِصْبَاحُ فِي رُجَاۡجِہ - حسین ہیں -

الرُّجَاۡجُ كَاثَمَا كَوۡكَبٌ - علی بن الحسین ہیں -

خُبْرَ کَمِی - محمد بن علی ہیں -

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ - جعفر بن محمد الصادق ہیں -

زَيْتُونَةٍ - موسی کاظم ہیں -

لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ - علی بن موسی الرضا ہیں -

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ - محمد تقی ہیں -

وَلَوْ لَا تَمَسُّهُ نَارٌ - علی نقی ہیں -

نُورُہ عَلٰی نُورِہ - حسن عسکری ہیں -

يَمْلِكُ اللّٰهُ لِنُورِہ مَنۡ يَّشَآءُ - محبت مہدی ہیں -

وَيَضِرُّ اللّٰهُ الْاِمۡثَالَ لِلنَّاسِ - ہمارے لیے اللہ یہ مثالیں بیان فرماتا ہے -

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیۡمٌ - اللہ ہر چیز کا دانہ ہے -

(۲۰) ابن بابویہ سراواہ مرسلہ عن الصادق علیہ السلام اِنَّہ

سئل عن قول الله عز وجل **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نَوِيرٍ كَشْكُوَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ** فقال هو مثل ضربه الله لنا -
(غاية المرام - تفسير برهان)

امام جعفر صادق عليه السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ آیہ **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** میں خدا نے ہمارے واسطے مثال بیان فرمائی ہے -

(۲۱) وقد مرّ في الصدوق باسنادة عن الصادق عليه السلام انه سئل عن قول الله عز وجل **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نَوِيرٍ كَشْكُوَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ** فقال هو مثل ضربه الله لنا - فالتبّیّ والائمة من دلائل الله وآياته التي يهتدى بها الى التوحيد ومصالح الدين والشرائع والاسلام والفرق بين ولا قوة الا بالله العلي العظيم -

(بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۱ - عماد الاسلام ص ۱۲۶)

۱ - کتاب مناقب ابن معاذ بن شافعی ۲ - صاحب مناقب الفاروق فی حرة الطاهر یرفعہ الی علی بن جعفر قال سئل ابالحسن علیہ السلام -

عن قول الله عز وجل **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نَوِيرٍ كَشْكُوَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ** قال المشكوة فاطمة والمصباح الحسن والحسين والزجاجة كائنات كوكب دُرّی قال كانت فاطمة كوكب درّی بین نساء العالمین **نُورٌ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةِ اِبْرَاهِيمَ لَا مَشْرِقَةَ وَلَا غَرْبَةَ لَا يَهُودِيَّةٌ وَلَا نَصْرَانِيَّةٌ يَكَاذِبُهَا يُضَيُّ** قال

کاد العلم یطق منها وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَامَ نُورٌ عَلَى نُورٍ قَالَ
منہا امام بعد امام یُھْدِی اللہُ لِیُؤْتِرَ مَنْ یَشَاءُ یُھْدِی اللہُ
لولا یتھامن یشاء۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ (اِس آیت نور میں) خدا نے
ہمارے لیے مثال بیان فرمائی ہے پس نبیؐ اور ائمہؑ راستہ ہیں اور اِس
نشانیاں ہیں اللہ کی جن سے ہدایت کیجاتی ہے توحید کی طرف اور شرایع
اور اسلام اور فرائض کی جانب اور نہیں ہے قوت مگر اللہ علیٰ عظیم کے لیے۔
یہ وہ حدیثیں ہیں جنکو علمائے اعلام شیعہ نے حضرات معصومین علیہم السلام سے
قطعی القدر و سمجھ کر اپنی ایسی معتبر کتب تفاسیر اور احادیث میں نقل کیا ہے جن پر
آج شیعوں کے دین کا مدار ہے پس ہکو اختیار حاصل ہے کہ ان حدیثوں میں سے
جس تاویل کو چاہیں بیان کریں کوئی امر مانع نہیں ہے اور نہ ہم عند اللہ
ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد
فرماتے ہیں کہ بہ تحقیق ہم کلام کرتے ہیں ساتھ ایک کلمہ کے اور اوسکے لیے ستر
وجہیں ہیں (یعنی ستر معنی ہیں) تیرا جی چاہے تو اسکو لے جی چاہے اوسکو
لے۔ محمد بن عیسیٰ عن محمد بن سنان عن عبد الکریم بن عمرو
عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول انی
لا تکلم بالکلمۃ الواحدۃ لھا سبعون وجھا ان شئت اخذت کذا
وان شئت اخذت کذا (بحار الانوار ج اول۔ از بصائر الدرجات)
اور یہ کہنا کہ اللہ نور السموات والارض کی کوئی اور تاویل سوائے

ہاذا السموات والارض نہ بیان کیجائے اسوقت تک قابل قبول نہیں ہے جبکہ
 اس تاویل کی لیے کوئی وجہ ترجیح اور تاویلوں پر نہ بیان کیجائے۔ ہمارے نزدیک
 اس قول کا قائل دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ نقل حدیث میں اپنے مذہب
 شیعہ کے علمائے اعلام پر اعتماد کرتا ہے اور اوکئی تنقید کو معتبر جانتا ہے یا نقل
 حدیث میں علماء پر اعتماد نہیں کرتا اور خود تنقید کرتا ہے اگر نقل حدیث میں اپنے
 علماء پر اعتماد کرتا ہے تو بطرح اسے حدیث نمبر ۲ پر حسین نوسر کی تاویل
 بمعنی ہادی امام رضا علیہ التّجۃ والثناء سے بیان کی گئی ہے اس لیے اعتماد کیا ہے
 کہ جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو کافی سے اپنی کتاب التوحید اور معانی
 الاخبار میں نقل کیا ہے اسی طرح اسکو حدیث معتبرہ اور معتبرہ پر بھی حسین
 نوسر کی تاویل بمعنی محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ امام زین العابدین اور امام جعفر صادق
 علیہما السلام سے بیان کی گئی ہے اعتماد کرنا چاہیے اس لیے کہ ان حدیثوں کو بھی
 جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی اونہیں کتابوں میں نقل کیا ہے جنہیں حدیث معتبرہ
 نقل کیا ہے پس جناب صدوق جیسے ثقہ جلیل القدر کے اعتماد پر یہ سب حدیثیں معتبرہ
 و معتبرہ و معتبرہ و معتبرہ صحیح اور معصوم علیہ السلام سے قطعی القصد و برہین
 کسی حدیث کو کسی حدیث پر ترجیح نہیں دیا جاسکتی ہے اور ہم اپنے علمائے اعلام کی
 نقل کے اعتماد پر جس حدیث کو انہیں سے چاہیں بیان کر سکتے ہیں۔
 اور اگر نقل حدیث میں علماء پر اعتماد نہیں کرتا بلکہ اپنی تنقید اور تحقیق پر اعتماد کرتا ہے
 تو پھر وہ کس بنا پر حدیث معتبرہ کو حسین نور کی تاویل بمعنی ہادی یا ہدایۃ
 وارد ہوئی ہے دیگر احادیث پر ترجیح دیتا ہے اس لیے کہ اس حدیث کے راویوں کا

سلسلہ بالکل مجروح ہے علی بن محمد عن سہل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن ہلال۔

سہل بن زیاد۔ حدیث میں ضعیف اور غیر معتد ہے اور احمد بن محمد بن حنبل نے اسکے خالی ہونیکے اور کذب کی شہادت دی ہے اور اسکے قوسے سے روئے کی طرف نکلوا دیا۔ (دیکھو رجال بخاری)

عباس بن ہلال الشامی۔ مجہول ہے منہج المقال اور منہج المقال میں اسکا ذکر تک نہیں ہے دیگر کتب رجال میں مجاہیل میں مذکور ہے۔

پس ایسی حدیث جسکے راویوں میں ایک زوی خالی۔ کاذب۔ ضعیف۔ غیر معتد ہو اور ایک راوی بالکل مجہول ہرگز معتبر نہیں ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث معتبر کی جو امام محمد باقر علیہ السلام سے بحار اور غایۃ المرام اور کافی بروضہ میں منقول ہے ہم مضمون ہے لہذا اتحاد مضمون کیوجہ سے یہ ضعیف حدیث ہی قابل اعتبار ہے تو تنقید رجال سے معلوم ہوا کہ حدیث معتبر کا سلسلہ روایات اس سے زیادہ مقدم ہے۔ عن علی بن محمد عن علی بن عباس عن علی بن حماد عن عمر بن شمر عن جابر۔

علی بن عباس الجحدی۔ خالی اور نہایت ضعیف ہے۔ (دیکھو منہج المقال اور منہج المقال اور خلاصۃ الرجال شیخ)

علی بن حماد المنقری الکوفی۔ مجہول ہے (دیکھو رجال صدوق) عمر بن شمر ابو عبد اللہ الجعفی۔ نہایت ضعیف ہے اور اس نے

جابر جعفی کی کتاب میں حدیثیں زیادہ کر دین تھیں (دیکھو رجال نجاشی) پس ایسی حدیث جس کا ایک راوی غالی اور ضعیف اور ایک مجہول اور ایک نہایت ضعیف ہو کسی طرح مقبول نہیں۔ لہذا یہ دونوں حدیثیں مسئلہ اور مسئلہ جنہیں تاویل نور بمعنی ہادی وارد ہوئی ہے پایہ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اب قائل پر لازم ہے کہ یا تو نقل احادیث میں علمائے اعلام امامیہ رضوان اللہ علیہم پر اعتماد کرے اور ان تمام حدیثوں کو جو ہم نے اس رسالہ میں نقل کی ہیں صحیح سمجھے یا علاوہ ان دونوں حدیثوں مسئلہ اور مسئلہ کے کوئی اور ایسی حدیث پیش کرے جس میں تاویل نور بمعنی ہادی ہو اور وہ از روئے فن رجال کامل العیار ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جو حدیثیں لکھی ہیں ان سب کے راوی ثقہ اور عادل ہیں۔ مگر اسکی کیا وجہ ہے کہ ایسی ضعیف حدیثوں کے بیان کرنیکی تو اجازت درجائے جنہیں نور کی تاویل بمعنی ہادی یا ہدایۃ وارد ہوئی ہے اور ایسی ضعیف حدیثوں کے بیان کرنیکی مانع کچھ بجائے جنہیں نور کی تاویل بمعنی محمد وآل محمد علیہم السلام وارد ہوئی ہے۔ درآئحالیکہ سب سے بہتر تاویل اللہ نور السموات والارض کی یہی ہے کہ اس آیہ میں نور سے مراد محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

اول ایسی کہ سولے فرقہ مانویہ اور مشتبہ کے جملہ علمائے اسلام کو شیعہ ہوں یا سنی اس آیہ میں تاویل کی ضرورت جب ہی ہوئی ہے جب کہ نفس نور عقلاً اور نقلاً عین ذات باری تعالیٰ کی نہیں ہو سکتا۔

پس لامحالہ غیر اوسکا ہے اور اسی لیے مفسرین نے نور کی تاویل بمعنی
 مذاثر اور منقوس اور حسیقین اور ناظم کی ہے اور
 ظاہر ہے کہ تدبیر اور تنویر اور ترین اور نظم باری تعالیٰ عزاسمہ کے
 صفات افعال ہیں نہ کہ ذات جیسے تکوین اور تصویر اور احیاء اور
 رزق اور خلق وغیرہ ہیں کہ یہ سب امور صفات حقیقیہ باری تعالیٰ عزاسمہ کے
 نہیں ہیں بلکہ انکے معانی اوسکی طرف مضاف ہیں اور یہ امور انتزاعیہ ہیں
 جو موجود فی الخارج نہیں ہیں مثلاً وہ رازق ہے۔ کب جبکہ وہ رزق دے
 اور رزق اوسکا غیر ہے وہ خود رزق نہیں ہے اسی طرح وہ منور ہے
 جبکہ نورانی کرے اور نور اوسکا غیر ہے وہ خود نور نہیں ہے اسی طرح شیعہ کی
 حدیثوں میں معصوم علیہ السلام اور اہل سنت کے یہاں ابن عباس رضی اللہ
 عنہ سے نور بمعنی ہادی بھی آیا ہے پس ہادی کب ہے جب ہدایت کرے
 اور ہدایت اوسکی غیر ہے وہ خود ہدایت نہیں ہے اور ایں آیہ میں ہدایت کو
 نور سے تعبیر کیا ہے اور نور کا مصداق محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ
 قرار دیا ہے پس محمد وآل محمد نور اور ہدایت مجسم ہیں اور ایں بنا پر کہ
 باری تعالیٰ عزاسمہ الکاخالق ہے وہ ہادی السموات والارض ہے۔ پس
 یہ تاویل کہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بمعنی ہادی السموات والارض ہے
 حقیقتہ ہی معنی رکھتی ہے کہ مراد نور سے محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور
 اِسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہدایت ایک فعل مخلوق ہے
 باری عزاسمہ کا اور اوسکو اوسنے شرقاً بارشاد مَثَلِ نُورٍ اپنا نور فرمایا ہے

اور وہ تمام مخلوقات میں کوئی نہیں مگر محمد و آل محمد پس ہدایت محمد و آل محمد میں
 اور چونکہ ایسا خلق کسندہ اور باعث ایجاب اور انکے واسطے ہدایت کسند جمیع
 مخلوقات باری عزاسمہ ہے لہذا وہ ہادی السموات والارض ہے پس نور کی
 تاویل بمعنی ہادی اور بمعنی محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم
 اجمعین ایک ہی ہے۔ یہی حضرات وہ نور ہیں جن کے ہدایت
 مراد ہے۔

(۱) جَعَلْنَا نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَآتَاكَ لَهْدًا
 إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطُ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
 بنایا ہم نے اوسکو نور ہدایت کرتے ہیں ہم اوسکے ذریعہ سے جسکو چاہتے
 ہیں اپنے بندوں سے۔ اور توبہ تحقیق ہدایت کرتا ہے طرف صراط مستقیم
 کے جوراء اللہ کی ہے۔ ایسا کہ ہے اوسکے لئے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے
 (سورہ شوریٰ آیہ)

عن ابی جعفر علیہ السلام ولكن جعلناه نورًا یعنی علیا وعلی ہو
 التوفیق قال نهدی به من نشاء من عبادنا یعنی علیا بہ ہدی من
 ہدی من خلفہ قال وقال لنبیہ وَاَتَاكَ لَهْدًا یعنی علی صراط مستقیم
 یعنی اناک لتا مر بولایۃ علی وتدعو الیہا وعلی هو الصراط المستقیم
 صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی علیا اناہ جعلہ
 مخازنہ علی ما فی السموات وما فی الارض من شیء واثمنہ علیہ۔
 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جَعَلْنَا نُورًا (بنایا ہم نے اوسکو نور) یعنی

علیؑ کو اور علیؑ وہ نور ہے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے جسکی ہدایت کی واثقات
 تقدیمی الی صراطِ مستقیم (اور تحقیق کہ تو ہدایت کرتا ہے طرف صراطِ مستقیم
 یعنی تو حکم کرتا ہے ولایت علیؑ کا اور طلب کرتا ہے طرف اس کے اور علیؑ وہ صراطِ
 مستقیم ہے اور صراطِ اللہ علیؑ ہے الَّذِیْ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ -
 (ایسا کہ اس کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے) وہ علیؑ ہے کہ خدا
 اس کو خزانہ دار کیا ہے اور چیز و نگا جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور امین کیا
 اس کو اوسپر - (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲) عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول
 دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بوضوء ظہر فلما فرغ اخذ بید
 علی صلی اللہ علیہما فالزمہا یدہ ثم قال اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ثُمَّ مَضَمَ یدَہ
 الی صدرہ و قال وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَ ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَصْلُ الدِّیْنِ وَ
 مَنَارُ الْاِیْمَانِ وَ غَايَةُ الْمُهْدٰی وَ قَائِدُ الْفِرَاقِ الْمُجْلَدِیْنِ اَشْهَدُ لَكَ بِذٰلِكَ -
 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ظہر کا وضو کیا اور
 بعد فراغ علیؑ کا ہاتھ پکڑا خداون دونوں پر درود بھیجے اور علیؑ کا ہاتھ پکڑے رہے
 اور فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ارادے کے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا وَ لِكُلِّ
 قَوْمٍ هَادٍ اور پھر فرمایا ای علیؑ تو اصل دین ہے اور تو سارہ ایمان ہے اور تو
 نتیجہ ہدایت ہے اور تو پیشوا ہے روشن پیشانی والو نکاح میں تیرے لئے اِنِ
 باتون کی گواہی دیتا ہوں - (غلیۃ المرام از کنز)

(بحار الانوار ج ۹ باب ۱۲ النور والہدی از تفسیر فرات بن ابراہیم)

اس مضمون کی حدیثیں شیعوں کے یہاں بکثرت موجود ہیں کتب احادیث ملاحظہ
ہوں۔ اور کتب احادیث اہل سنت و جماعت میں ان مضامین کی حدیثوں سے
خالی نہیں ہیں چنانچہ ابراہیم حموی نے کہ اعیان علمائے اہل سنت سے ہیں
کتاب فرائد السمطين میں لکھتے ہیں۔

(۳) اخبرنا ابو الحسن بن ابی نصر الفقیہ الی محمد بن عبد اللہ بن علی
اخبرنی ابو بکر ابن ابی آدم تبارنا المنذر بن محمد بن المنذر اللخمي حدیث
ابی عن عقی الحسین بن سعید حدیثی ابی سعید بن ابی الجهم
عن ابان تغلب عن نقیع بن الحر حدیثی ابو ہریرۃ الاسلمی سمعت
رسول اللہ ﷺ یقول اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صدره نفسه ثُمَّ وُضِعَ
وَضَعُهَا عَلَى يَدِ عَلِيٍّ وَيَقُولُ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ میں ہوں پہر علی کے
ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یہ ہے۔ اگر اس مضمون کی اور حدیثیں
دیکھیں ہیں تو فرائد السمطين فردوس الاخبار اور نایب المودۃ اور تفسیر ثعلبی ملاحظہ
ہوں۔

(۴) بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اَنَّا عَلَيْنَا
لَلْهُدٰی میں فرمایا اَنَّا عَلَيْنَا هُوَ الْهُدٰی وَاَنَّ لَهُ الْاٰخِرَةَ وَالْاَوَّلٰی یعنی تحقیق
کہ علی ہدایت ہے اور بہ تحقیق اس کے لیے آخرت اور ماقبل آخرت۔
اور بروایت فیض بن محمد حضرت نے عَلَيْنَا کو عَلَيْنَا پڑھا ہے اِنَّهٗ قَرَأَ
اَنَّا عَلَيْنَا لَلْهُدٰی وَاَنَّ لَهُ الْاٰخِرَةَ وَالْاَوَّلٰی یعنی اوس جناب نے اَنَّا عَلَيْنَا

لَهُدًى الْآيَةِ پڑھا۔ (بجاء الانوار ج ۷ باب تاویل الايات و بجاء الانوار ج ۹ باب سائر الآيات النازلة فی شانہ ۴)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہدایت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہدایت نور ہے پس محمد و آل محمد نور ہیں سموات اور ارضین کے جن سے خدائے ہدایت کی اور وہ ہادی ہے۔

وقوم۔ بہترین تاویل نور یعنی محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لیے ہے کہ خود امام علیہ السلام نے فرمایا ہے ہذا مثل ضربہ اللہ لنا کہ یہ مثال اللہ نے ہمارے لیے بیان فرمائی ہے۔
(دیکھو احادیث تاویل مثلہ و عملہ)

اور حدیث مثلہ میں موجود ہے نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مُحَمَّدٌ ۲۔
مَثَلُ نُورِي ۱۔ انا۔ یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نور آسمانوں کے اور زمین کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور مثال اوکے نور کی میں ہوں۔
بنا يضرب الله الامثال للناس ہمارے لیے خدائے یہ مثالیں بیان کی ہیں۔
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے ارشاد فرمایا کہ وہم والله نُورُ اللَّهِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یعنی اسی ابو خالد قسم خدا کی کہ وہ آل محمد نور خدا ہیں آسمانوں کے اور زمین کے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم۔ کافی۔ غایت المرام ص ۳۳۔ بجاء الانوار ج ۷ ص ۶۳۔)

ان حدیثوں میں لفظاً یہ موجود ہے کہ ہم محمد و آل محمد نور سموات و ارضین ہیں اور اس آیت نور میں نور کے ہم ہی مراد ہیں۔

سوقم - علاوہ آیہ نور کے باری تعالیٰ عز اسمہ نے تیسرے آیتوں میں محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نور فرمایا ہے -

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا - ای لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اتاری ہم نے طرف تمہارے روشنی ظاہر (سورہ نساء آیہ مغلغلہ) اسکی تفسیر میں چار حدیثیں لکھی جاتی ہیں -

۱ - وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا - فالتور امامۃ امیر المؤمنین علیہ السلام اس آیہ میں نور میں امامت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے - (تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

۲ - فی تفسیر العیاشی عن الصادق علیہ السلام وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا قال التور علی علیہ السلام - امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کہ نور امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں - (مرۃ الانوار للشیخ عبد اللطیف الکاظمی)

۳ - عن عبد الله بن سليمان قال قلت لابي عبد الله عليه السلام قوله تعالى قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ الْآيَةُ قال البرهان رسول الله صلى الله عليه وآله والتور المبین علی بن ابیطالب علیہ السلام - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ برہان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور نور میں علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں - (بحار الانوار از کنز ج ۷ ص ۶۴)

۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بهذه الآیہ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا** - فی علی بن ابیطالب علیہ السلام والبرہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ - امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرمایا کہ جبریل امین اس آیہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور برہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں -

(۲) **أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ** - کیا جو شخص تہا مردہ پس جلایا ہم نے اوسکو اور کیا ہم نے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے بیج لوگوں کے مانند اوس شخص کے کہ صفت اوسکی یہ ہے کہ بیج اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اوس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ تھے وہ کرتے - (سورہ النعام آیہ ۱۲۲)

اسین دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں -

۱ - **أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ قَالَ جَاهِلٌ عَنْ الْحَقِّ وَالْوَلَايَةِ فَهَدَيْنَاهُ إِلَيْهَا وَجَعَلْنَاهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ قَالَ التَّوْرُ الْوَلَايَةُ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا** یعنی فی ولایۃ غیر الایمۃ **كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ** فرمایا امام علیہ السلام نے میت سے ایسے لوگ مراد ہیں جو حق اور ولایت سے جاہل ہیں فاحیینا ہے

مراد یہ ہے کہ ہم نے اونکو حق اور ولایت کی جانب ہدایت کی اور نور سے مراد ولایت ہے اور ظلمات سے مراد ولایت غیر امام کی ہے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴)

۲۔ عن بريد الجعفی قال سئلت ابا جعفر عليه السلام عن قول الله تعالى
اَوْ مَنْ كَانَ مُّيْتًا فَاحْيِنَا وَجَعَلْنَاهُ نُورًا قَالَ الْمَيِّتُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ
هَذَا الشَّيْءَ يَعْنِي هَذَا الْأَمْرَ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا أَمَّا مَا يَأْتِي بِهِ يَعْنِي عَلَى
بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ فَقَوْلُهُ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ
بِخَارِجٍ مِنْهَا فَقَالَ بَيْدٌ لَا هَكَذَا هَذَا الْخَلْقُ الَّذِي لَا يَعْرِفُونَ شَيْئًا۔
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میت سے مراد ایسے لوگ ہیں جو امام
کو نہیں جانتے اور جعلناہ نوراً سے مراد امام ہے کہ قصد کرتا ہے
اوس سے علی بن ابیطالب علیہ السلام کا داوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی
کہ کَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا سے کیا مطلب ہے پس
فرمایا دست مبارک سے کہ اس طرح۔ یہہ ایسی خلقت کہ کچھ نہیں جانتی۔
(بحار الانوار ج ۹۔ از تفسیر عیاشی)

(۳) قَالِ الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرْتُوهُ وَنَصَرْتُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي
أُنْزِلَ مَعَهُ وَلْيَتَلَطَّفْهُمْ الْمُفْلِحُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے
اور قوت دی اوسکو اور مدد کی اوسکی اور پیروی کی اوسکی اور کی کہ اوتارا
کیا ہے ساتھ اوسکے یہہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے۔
(سورہ اعراف آیہ ۱۵۷) اسکی تفسیر میں پانچ حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عن الباقر علیہ السلام وَاتَّبِعُوا التَّوْرَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ قَالَ
التَّوْرَ وَالْوَلَايَةَ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نور اس آیت میں
ولایت ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب - مرة الانوار للشیخ عبد اللطیف
گازرانی)۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوله تعالیٰ وَاتَّبِعُوا التَّوْرَ
الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ قَالَ التَّوْرُ فِی هَذَا الْمَوْضِعِ امیر المؤمنین والائمة
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مقام پر نور امیر المؤمنین
اور ائمہ ہیں (کافی کلینی - بحار الانوار ج ۷ ص ۶۷)

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قوله تعالیٰ وَاتَّبِعُوا التَّوْرَ الَّذِي
أُنْزِلَ مَعَهُ قَالَ التَّوْرُ عَلٰی عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ نور علی علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر قیاشی - مرة الانوار
للشیخ عبد اللطیف گازرانی)

۴۔ عن الباقر علیہ السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه
وآله فی خطبة يوم الغدير من معاشر الناس اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَالْتَّوْرَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهُ - معاشر الناس التور من اللہ فی مسلوک تم
فی علیؑ تم فی التسل منہ الی القايم المہدیؑ - امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبہ غدیر میں ارشاد فرمایا
کہ اے ای گروہ مردم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ایسے نور پر جو اس کے
ساتھ نازل کیا گیا ہے ای گروہ مردم نور اللہ کا مجھ میں جاری ہے اور پھر

علیٰ میں جاری ہوگا اور ہر اوسکی نسل میں قائم محدث تک جاری رہیگا۔
(احتجاج طبرسی)

۵۔ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ یعنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و عترتہ و نصرۃ و اتبعوا التورۃ الذی انزل معہ یعنی امیر المؤمنینؑ۔
فلخذ الله ميثاق رسول الله على الانبياء ان يتخبروا امهم ان نصرۃ
و ينصره فقد نصره بالقول وامرهم بذلك وسيجمع رسول
الله صلی اللہ علیہ وآلہ و يرجعون وينصرونه في الدنيا۔

فالذين آمنوا به یعنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے و عترتہ و
نصرۃ و اتبعوا التورۃ الذی انزل معہ یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام کی۔
پس اللہ نے عہد لیا انبیاء سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے کہ
خبر دین اپنی امتوں کو قوت دین اور مدد کریں اوسکی پس اوہوں نے قولا
مدد دی اور حکم دیا اپنی اپنی امتوں کو اسکا اور عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم رجعت کریں گے اور انبیاء رجعت کریں گے اور او کو مدد دیں گے دنیا میں۔

(تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحار الانوار ج ۷ ص ۶۲)

(۳) يُزِيدُونَ أَنْ يُطِغُوا تَوْبَةً لِّهِ بِأَقْوَامِهِمْ وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ
تَوْبَهُمْ وَلَوْ كَيْفَ الْكَافِرُونَ۔ ارادہ کرتے ہیں یہ کہ بچاویں روشنی
اللہ کی کو ساتھ منہوں اپنے کے اور نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے
روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر۔ (سورۃ توبہ آیہ ۳۲)
اسکی تفسیر میں دو حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱- وفي قوله تعالى يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا الْآيَةَ قال عليه السلام
النور والولاية امام عليه السلام نے فرمایا کہ نور سے مراد ولایت ہے۔
(مناقب ابن شمر آشوب)

۲- عن عليّ عليه السلام قال سعد رسول الله صلى الله عليه وآله
المنبر فقال ان الله نظر الى اهل الارض نظرة فاختارني منهم ثم نظر
ثانية فاختار عليا اخي ووزيري ووارثي ووصي وخليفتي في
اقتي وولي كل مؤمن من بعدى - من تولا لا تولى الله ومن
عادا لا عاد الله ومن احبه احب الله ومن ابغضه ابغض الله
والله لا يحببه الا مؤمن ولا يبغضه الا كافر وهو نور الارض بعدك
وركنها وهو كلمة التقوى والعروة الوثقى ثم تلا رسول الله ۴

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - الحديث جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے
ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر تشریف لیکئے اور فرمایا کہ خداوند
عالم نے ایک مرتبہ نظر کی اہل زمین پر تو مجھے اختیار کیا اور میں سے پہرہ دوسری شہر
نظر کی تو علیؑ کو اختیار کیا جو میرا بھائی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا وارث
ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد کل مومنوں کا
ولی ہے جس نے اوس سے محبت کی اللہ سے محبت کی اور جس نے اوس سے
دشمنی کی اوس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے اوس کو چاہا اوس نے اللہ کو
چاہا جس نے اوس سے بغض کیا اوس نے خدا سے بغض کیا قسم ہے خدا کی

نہیں دوست رکھتا اور سکو مگر نمون اور نہیں بغض رکھتا اس سے مگر کافر اور وہ نونہ زمین کا ہے میرے بعد اور رکن اس کا ہے اور وہ کلمہ تقویٰ ہے اور عروۃ الوثقیٰ ہے پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یُنِیْدُونَ الْآیَةَ تَاْخِرَ حَیْثُ -

(سورہ نور آیہ مسئلہ) اسکی تفسیر میں ایک حدیث ملی ہے۔
 اللہ واسطے اوسکے نور پس نہیں ہے واسطے اوسکے کچھ نور۔
 (۵) وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ۔ اور جو کوئی کہ نہ کرے
 (بجاء الانوار۔ از کنز ج ۷ ص ۶۶)

۱۔ عن صالح بن سهل قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام
وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ یعنی اماما من ولد
فاطمہ فماله من نور فماله من امام يوم القيمة یمشی بنور
امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیه کی تفسیر میں فرمایا کہ نور سے
مراد امام ہے اولاد فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے پس جبکو وہ دنیا
میں نصیب نہیں پس روز قیامت بھی اوسکو امام نصیب نہوگا جسکی روشنی
میں وہ چلے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

(۶) اَمَّنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِيَدْرِيْهُمْ فَهُوَ نُوْرٌ مِّنْ رَّيِّطِهِ
 آیا پس ایسا شخص کہ کہولہ یا ہے اللہ نے سینہ او کا واسطے اسلام کے
 پس وہ اویر نور کے ہے پروردگار اپنے سے۔ (سورۃ زمر آیہ ۲۲)
 اس میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ قال نزلت فی امیر المؤمنین علیہ السلام - فرمایا کہ میرے آئینہ امیر المؤمنین کی شان میں نازل ہوا ہے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)
 (<) وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا - اور چمک جاوے گی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔ (سورہ زمر آیہ ۷۱)
 اس میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ قال حدثنا مفضل بن عمر انه سمع ابا عبد الله عليه السلام يقول في قوله تعالى وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا قال رب الارض يعني امام الارض فقلت فاذا خرج يكون ماذا قال اذا استغنى لنا عن ضوء الشمس ونور القمر ويحتزون بنور الامام -
 امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رب الارض یعنی امام الارض ہے پھر میں نے عرض کی اور جب امام ظہور کریں اور سوقت کیا ہوگا فرمایا اور سوقت مستغنی ہو جائیگے آدمی، ضوء، آفتاب اور نور قر سے اور کفایت کریں گے نور امام پر۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۸) هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدٍ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ - وہ ہے جو اوتارتا ہے اوپر بندہ اپنے کے نشانیاں ظاہر تاکہ نکالے تمکو اندھیروں سے طرف روشنی کے۔

(سورہ حدید آیہ عشر) اس میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ جعفر علیہ السلام فی قوله تعالى لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ يقول من الكفر الى الايمان يعني الى الولاية لعلی علیہ السلام۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرماتا ہے تاکہ خارج کرے تمکو کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایت علی علیہ السلام کی طرف -
(سجرا الانوار ج ۹ ص ۷۷ - از مناقب بن شہر آشوب)

(۹) یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمُ الْآيَةُ أَوْ سَدَنَ كَمَا رَكِبُوا الْإِيمَانَ وَالْوَنُكُو وَالْيُونُكُو دَوَّرَتَا هُوَ كَانُورًا وَكَانَا آگے ہاتھ اونکے کے اور دلہنے طرف اونکے -
(سورہ حدید آیہ مملہ) - اس میں ایک حدیث ملی ہے -

۱ - عن صالح بن سہل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ یَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ قَالَ قَالَ ائِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ یَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يَنْزِلُوا مَنَازِلَهُمْ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (نور) مومنوں کے امام ہیں کہ اونکے آگے اور دلہنے طرف چلین گے یہاں تک کہ پہونچا دیں اونکو اونکی منزلوں میں (سجرا الانوار ج ۷ ص ۷۷) از تفسیر علی بن ابراہیم از کنز از تفسیر فرات بن ابراہیم - غایۃ المرام ص ۷۷)

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ - اسی کو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبرؐ اوسکے کے دیو لگا تمکو دوحہ رحمت اپنی سے اور کریگا واسطے تمہارے نور کہ چلو گے ساتھ اوسکے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(سورہ حدید آیہ ۲۸) اسین تین حدیثین نقل کی ہیں۔

۱۔ عن التبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی قوله تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہِ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَیَجْعَلُ لَکُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِہِ قَالَ عَلِیٌّ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کفیلین حسن اور حسین ہیں اور نور علی ہے۔

(بخاری الانوار از کنز ج ۹ ص ۶۶)

۲۔ عن ابن عباس فی قول اللہ تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہِ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَیَجْعَلُ لَکُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِہِ قَالَ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ کفیلین حسن اور حسین ہیں اور نور امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔ (بخاری الانوار ج ۷ ص ۶۶) از تفسیر فرات بن ابراہیم۔ کافی کلینی

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قوله تعالیٰ۔ یَا أَيُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اللّٰهُ وَامْتُوا بِرُسُلِہِ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِہِ یعنی حسن و حسینؑ قال ما ضرب من اکرمة اللہ ان یکون من شیعتنا ما اصابہ فی الدنیا ولم یقلدہ علی شئ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد کفیلین سے حسن اور حسینؑ ہیں فرمایا کہ نہیں نقصان پہونچا، اوس شخص کو کہ جسکو بزرگ کیا ہے خدا نے کہ ہمارے شیعوں سے ہو جو کچھ اُسے دنیا میں پیش آتا ہے اور وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہوا۔ (بخاری الانوار ج ۷ ص ۶۶) از تفسیر

فرا ت بن ابراہیم و از تفسیر علی بن ابراہیم

(۱۱) یُرِيدُ وَنَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - چاہتے ہیں کہ بجھا دیں نور خدا ساتھ منہوں اپنے کے اور اشد پورا کرنے والا ہے نور اپنے کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر -
(سورہ صف آیہ عشر) اس میں دو حدیثیں ملی ہیں -

۱ - عن ابی الحسن الماضي عليه السلام قال سئلته عن قول الله عز وجل يُرِيدُ وَنَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ قَالَ يُرِيدُ وَنَ لِيُطْفِئُوا ولاية امير المؤمنين بِأَفْوَاهِهِمْ قلت وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ قَالَ وَاللَّهُ مُتِمُّ الامامة لقوله عز وجل الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا وَالنُّورُ هُوَ الامام قلت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ قَالَ هُوَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لَوْصِيَّتِهِ الْوَلَايَةُ هِيَ دِينِ الْحَقِّ قلت لِيُظْهِرَهُ عَلَى الَّذِينَ كُلِّهِ قَالَ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْأَدْيَانِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ لقول الله عز وجل وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ بِوَلَايَةِ الْقَائِمِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ بولاية علي قلت هذا تنزيل قال نعم اما هذه الحروف فتنزيل واما غيره فتاويل - محمد بن فضيل کہتے ہیں کہ میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ یرید و ن لیطفوا نور اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ ارادہ کرتے ہیں بجھا دیں (ولایت امیر المؤمنین) کو اپنے منہوں سے میں نے کہا کہ واللہ متم نورہ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ اشد امامت کو تمام کر نیوالا ہے

اپنے ارشاد کی مطابق (کہ ایسے لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ایسے نور پر کہ ہم نے نازل کیا ہے) اور نور وہ امام ہے میں نے کہا۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدٰی و دین الحق سے کیا مراد ہے فرمایا کہ وہ ایسا ہے جس نے حکم دیا اپنے رسول کو ولایت کا اس کے وصی کے لیے اور ولایت وہ دین حق ہے میں نے کہا کہ لیظہر علی الدین کلہ کیا معنی ہیں فرمایا کہ تاکہ ظاہر کرے تمام ادیان پر قیام قائم کے زمانہ میں بقول خدا واللہ متم نوره یعنی اللہ تمام کرنیوالا ہے ولایت قائم کو اور اگرچہ کراہت کی کافروں نے ولایت علی سے میں نے عرض کی کہ یہ تزیل ہے فرمایا ہاں لیکن یہ عروق پس تزیل ہے اور لیکن غیر اس کا پس تاویل ہے۔

(بجاری الانوار ج ۷ ص ۶۶ از کافی کلینی)

۲۔ عن ابی الجارود عن ابی جعفر علیہ السلام اِنَّہ قال یُریدُکُمْ لِیُظْفِرُوا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَقْوَالِہِمُ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِیْہِ وَاللّٰہُ لَوْ تَرٰکُمْ ہَذَا لَامْرَ الْاِمَامَۃ مَا تَرَکَہُ اللّٰہُ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی گو تم نے اس امر امامت کو ترک کر دیا ہے مگر خدا نے اس کو ترک نہیں فرمایا۔ (بجاری الانوار ج ۷ ص ۶۶ از کنز)

(۱۲) قَامُوا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہِ وَالتَّوْبَۃِ الذِّہْنِ اَنْزَلْنَا وَاللّٰہُ بِمَا فَعَلْتُمْ خَبِیْرٌ۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے اور اس نور کے جو نازل کیا ہے ہم نے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے۔ (سورہ تغابن آیہ عشر)۔ اس میں تین حدیثیں ملی ہیں۔

۱۔ ابو خالد الکابلی عن الباقر علیہ السلام فی قوله تعالى فامنوا بالله ورسوله والتور الذی انزلنا یا ابا خالد التور والله الایمة من آل محمد صلی الله علیہ وآلہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی ابو خالد قسم ہے خدا کی کہ نور ایمة ہیں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے۔
(بحار الانوار ج ۷ ص ۷۷ از مناقب شہر آشوب)

۲۔ فامنوا بالله ورسوله والتور الذی انزلنا۔ والتور امیر المؤمنین علیہ السلام۔ یعنی اس آیت میں نور امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۳۔ عن ابی خالد الکابلی قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن قوله تعالى فامنوا بالله ورسوله والتور الذی انزلنا فقال یا ابا خالد التور والله الایمة من آل محمد صلوٰۃ الله علیہم الی یوم القیامۃ وهم والله نور الله الذی انزل وهم والله نور الله فی السموات والارض یا ابا خالد لنور الامام فی قلوب المؤمنین انور من الشمس المضيئة بالتهار وهم والله ینورون قلوب المؤمنین ویحب الله نورهم غمتم کشاء فتظلم قلوبهم والله یا ابا خالد لا یحبنا عبد ولا یتولا ناحق یتطهر الله قلبه ولا یتطهر الله قلب عبد حتی یسلم لنا فاذا کان مسلماً لنا سلمه الله من شدید الحسنا وآمنه من فزع یوم القیامۃ الاکبر۔ ابو خالد کابلی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا قول خدا فامنوا بالله و

رسولہ والتوسا الذی انزلنا کو تو فرمایا کہ ای ابو خالد قسم ہے خدا کی نورانی برائی
 محمد بن قیامت تک درود اللہ کی ہوا و نپرا اور قسم ہے خدا کی وہی وہ نور ہیں کہ
 جگہ کو نازل کیا ہے اور قسم ہے اللہ کی وہی نور اللہ کے ہیں آسمانوں اور زمین ہیں
 ای ابو خالد ہر آئینہ نور امام کا دلونین مومنوں کے زیادہ تابندہ ہے دن کے
 چمکتے ہوئے آفتاب سے اور قسم ہے خدا کی اور وہ ایتہ روشن کرتے ہیں دلوں کو
 مومنین کے اور چمپا لیتا ہے اللہ اور نکا نور جس سے چاہتا ہے پس تاریک ہو جاتے
 ہیں دل اونکے قسم ہے اللہ کی ای ابو خالد نہیں چاہتا اور نہیں دوست رکھتا
 ہم کو کوئی بندہ یہاں تک ظاہر کرتا ہے اللہ قلب اسکا اور نہیں ظاہر کرتا اللہ قلب
 کسی بندہ کا جب تک تسلیم کرے ہم کو پس جب تسلیم کیا اس نے ہم کو سلامت
 رکھیگا اللہ اس کو سخت حساب سے اور امان دیگا اس کو خوف یوم قیامت
 اکبر سے (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۷۷ از تفسیر علی بن ابراہیم و کافی کلینی -

خاتۃ المرام ص ۴۳)

(۱۳) یَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى
 بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّا قَدْ
 عَلَى كَلْبَةٍ قَدِيرٌ - اوس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور اون لوگوں کو
 جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے نور اون کا وڑتا ہو آگے اونکے اور دے
 اونکے کہیں اسی پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش
 واسطے ہمارے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے (سورہ تحریم آیہ ۷۸)
 اسین ایک حدیث علی ہے -

۱۔ عن صالح بن سهل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوله تعالیٰ
 نُورُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِأَیْمَانِهِمْ قَالَ اَیْمَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ نُورُهُمْ
 یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی یَنْتَظِرُوْا مَنَازِلَهُمْ۔ امام جعفر صادق علیہ
 السلام نے فرمایا کہ نور ائمتہ ہیں مؤمنین کے کہ آگے آگے چلین گے
 اونکے یہاں تک اونکو اونکی منزلوں میں اوتار دیں۔

(بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴ - تفسیر علی بن ابراہیم)

پس نور کی ان چودہ آیتوں اور انکی تفسیروں سے مانند آفتاب نصف النہار
 روشن اور ظاہر ہے کہ یہی حضرات چہارہ مصوین محمد و آل محمد علیہم السلام
 نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہیں یہی حضرات وہ نور ہیں جو مَثَلُ نُورِیۃ اور
 یَعْدٰی اللّٰهُ لِنُورِہِ میں شرفاً و سکی طرف مضاف ہے یہی حضرات مصداق
 نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہیں یہی مراد یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلثَّانِیْسِ ہیں۔ یہی حضرت
 وہ نور ہیں جنکا مدخل نور ہے مخرج نور ہے علم نور ہے کلام نور ہے
 مصیر نور ہے یہی وہ نور ہیں جنکی محبت نور ہے ہدایت نور ہے
 امامت نور ہے نبوت نور ہے ولایت نور ہے یہی نور مجتہم ہیں
 یہی نور الانوار ہیں عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ کان
 اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منه
 الانوار واجری فیہ من نورہ الذی نورت منه الانوار وهو الثوب
 الذی خلق منه محمداً وعلیاً فلم یزال نورین اقلین اذ لا شیء
 کون قبلہما فلم یزالا یجریان طاہرین مطہرین فی الاصلا ب الظاہر

حق افتراق فی اطہر طاہرین فی عبد اللہ ۴ وابطالہ ۴ -

(عبقات الانوار ص ۲۶۲ ج نور - اصول کافی باب مولد الثبی ۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تھا جب کہ اہل مکان
نہ تھے پس خلق کیا اہل مکان اور مکان کو اور خلق کیا ایسے نور الانوار کو
جس سے نورانی کیے گئے انوار - اور جاری کیا خدا نے اوس نور الانوار
میں اپنا ایسا نور جس سے نورانی کیے گئے انوار - اور وہ ایسا نور ہے
جس سے خلق کیا اوس نے محمد ۲ اور علی ۲ کو پس ہمیشہ سے تھے یہ دو نور
اول جب کہ کوئی شے ان نوروں کے قبل خلق نہ کی گئی تھی اور ہمیشہ جاری
تھے دونوں طاہر اور مطہر اصلاب پاک میں یہاں تک کہ جدا ہوئے پاکیزہ تر
دو طاہر و ن عبد اللہ اور ابطالہ میں -

کتبہ العبد الجانی الشیخ محمدی الخراسانی الشہیر بزہد عفرانی عفی عنہ

تحریر فی ۲۵ شہر ذیقعد ۱۳۲۹ھ -

هفت بند نعتیه از خاندان مولوی سید جواد حسین صاحب اعلیٰ امتقا والد ماجد

بند اول

مصدق قدرت برتر از صد صد روح الامین
 بهترین سرایه ایجاد رب العالمین
 ذره خاک درت رشک مه چرخ برین
 سرور هر دو سر شاهنشده و نیا کو دین
 با خدا نام تو مقرون است چون نقش گین
 منقبت خوان تو در بیت المحرم روح الامین
 با علو شان تو هفت آسمان کم از زمین
 اندمی کو بود آدم با بگل در مادر حسین
 خاتم ایجاد ختم الرسل آمد گین
 گرد راهت را کند کمال الجواهر حرمین
 دی ز خرمبهای سلیمان خوشه چین
 تا قیامت بودرت خود در فشانند برین
 رفت کان ماهی باه و ثور شد زیرین
 تلخی جان بتان را چون گس از انگبین
 آفرین صد آفرین صد آفرین صد آفرین
 می نهند صبح و سار باستانت جبین

السلام ای نور تو چتر سر عرش برین
 السلام ای نورت اول صنعت جان آفرین
 السلام ای نور شمع بزم رب العالمین
 السلام ای هر دو عالم مزرا نیز نگین
 السلام ای مارت ذات تورب العالمین
 السلام ای مطلع ج توقیر آن بیدین
 شش جهت مملو یک آوازه اقبال تو
 تو کعبه ای آفرینش بوده اند خرام
 بهر زیارتش چو دست قدرت صنایع خواست
 تو تپای چشم رضوان خاک نعلین تو شد
 ز لبر داری ز خوان لطف تو روح القدس
 ذره تاغیری نگردد گردی حکم نوال
 گردن گردون چنان خند بهر تسلیم خوسم
 پاک بر دامنش تیغ شکست تو از حرم
 چرخ سدره عرش کوی رابراقت کرد طی
 هر هر طرف طواف در گه تو روز و شب

پرتو نور رخ تو آتش آتش می دهد
 تیغ تو خون غواری کفار را مادت گرفت
 برو لای فات پاک و آل تو روز ولست
 تا جدار قاب قوسین میرسد آن دنی
 سایه یزدان بمسلم ابر باران کرم بود
 مصطفی آن شهر یار ملک تسلیم و رضا
 بر تو نازل در تو کامل کرد حقین چار کن
 شور بختان بهار مصیبت را دستگیر
 در سرم بت انگنی بادوش برو دشمن کز
 چون بناسم من فدای نام توان جان دل
 گر بعضی روضه ات باشد نشان تیر تم
 در و مندم آنکه در انم رسول الله بود

تاب در لعل پدختان آب در و ز نین
 تیر تو اند حرم مشاق صید شتر کین
 حق گرفت الیه سعیدی عهد و میثاق یون
 راز دار سر ما اوجی فیه علم الیقین
 در جهان خلق محرم حوتہ للعالمین بود
 میرا لارم محبوب رب العالمین
 حکمت فصل خطاب و وحی و قرآن مبین
 ماصیان را ملها و ما و اشفیع الذین
 آن یه الشفیع با زویت امیر المؤمنین
 ای زهی ناسیکه بانام خدا باشد قرین
 زنده ها وید گرد نام جاوید عزیزین
 در و مالم دین و ایانم رسول الله بود

بسم

ای دو عالم را دین بوس دیت باشد هوس
 در بر من حسینم روضه رضوان تو
 وادی این زمینیت شرف باید شهبها
 گر لب بجز بیانت جان نوازی پاکند
 طاق کسری جوی سادۀ نازگار ابرین
 بهر زین سان ز نشان برخیز گیتی کی نبی

پایۀ قدر ترا بر سرش عکس و سراسر
 لا مکان بهمن وسعت ناپید چون نقش
 باید بیضای سوتی نقش پایت هم نقش
 مرقه صد ساله گردد در روی منی نفس بود
 رز میلا و تو خود خشک و سرود محتبس بود
 گرد بر خاک درست گشتی مس غرض مس بود

در تظاول بازمانده از نهیب مدل تو
در جهات کون و امکان شل باری همیشال
احمد مرسل شفیع المذنبین کھفت الورس
یک تار عرصه معراج شاه قبل کف
آن چمنشاهی که مارون درش آمد کلیم
وزلفا و امونچی تو بشهرستان دین و
شخصه کم تو گویو باج از غبر او پسرخ
گوهرت چون جوهر فردا آمد عالم عرض
از من الکن پس آن آید مدح ذات کو
چهل بنامد هر دمه از نور رویت نشسته تار

سنگ مقناطیس را بن کهر با انجمنش
همچو ذرات کبریا پاک و منزه از دس
رومخت و امیان را خواجہ فریادس
آنکه بر بنه قلعه چرخ برین رانده فرس
بر سرش آتش شهبازش روح القدس را ندوس
زیر فرمانت کند شتابا قضا کارس
نقد ز را زهر و کیم از ماه و از ماهی فلس
کرد تصدیق این تصویر طغی بلیش و پس
این زمین رحمت که در حق تو قرآن است پس
ز آنکه ذوات پاکت آمد سایه پروردگار

بند سیوم

ای زمانت اوج با محراب منبر یافته
ایکه از داور عطای نهر کوثر یافته
سی خدمت منم با از حرم بیرون نموده
موج دریای فنا در جبهه تیغیت نهان
طلعت آینه رخسار خود را حور حسین
بر در دولت سرایت و روی یابد گدا
حرف جوی از علم باری بزبان دانی همه
رفت راقاب تو بین شاه عدل است پس

در قدم بوست شرف بیت المحرم دریافته
شانی ذات خطاب شوم اتب یافته
صد صفا از پای بوست کن شوهر یافته
برق آتش ز آنکه کان بحسره در یافته
با صفای خاک درگاهت مکذفیت
در همه سمر آنچه شاه هفت کشف یافته
عقل کل اند نویزش هر چه مضمر یافته
کس چنین قرب خدا حق که کمتر یافته

در شمار قبیل درگاه توپیر فلک
 خلعت بنیمبر عیسی در برت روز است
 قیصر و غفور دلسری در شاهی که یافتند
 بهر دردم از توغمان بایدهی خسر مسیح
 در باب و کون و امکان چشم عقل دوین

دانش پیر از زور شهید خاور یافت
 دی بسر تلخ شفاعت روز عشر یافت
 آنچه اندر بی زیریها از تو بوز یافت
 آیدم خون گریه چون رگهای نشتر یافت
 فرش درگاه ترا از عرش برتر یافت

بنده چرام

ای ز کونین است بر تر عز و شان مصطفی
 هست از عرش عیلا عالی مکان مصطفی
 طوطی سده نه بیند هرگز آسبب قفس
 خلق چون قرآن کجا آورد که و غمش نمود
 خضر از آن وارد حیات سرمدی کور است
 چرخ معروف طواف در گشت سیاره دار
 مثل باری حق مثل محمد شد محال
 قتر افریدیون بود و نیش آن گردون هم
 حکمت اسکندر که عدد آرائی سده هم نهد
 بیله الاسوی افروغ پاکش را نگریه
 صد عایش برتر است از فوق نارغ ابهر
 بهر دوستان یکش خوش نشین داده اند
 باد و آید از خدا و خلق عالم صد و ده

کعبه هم سری نهد بر آستان مصطفی
 آسمان بود سزین آستان مصطفی
 ز آنکه باشد هم صغیر مدح خوان مصطفی
 از زبان کر و کار آید بیان مصطفی
 هر زبانی وصف لب معجز بیان مصطفی
 شند زمین همچون ثوابت محوشان مصطفی
 بعد واجب مکنی ناید لبان مصطفی
 چون سکندر صد نیران بندگان مصطفی
 غاصبیه بروش خود چون خادمان مصطفی
 خود قدیر قادر آمد قدر دان مصطفی
 قاب تو بین است یک ادنی مکان مصطفی
 بیل طبع مراد بوستان مصطفی
 هر زمان از رحمت حق برودان مصطفی

بند نهم

ای دل و جانم فدایت یا شفیع المذنبین
 آنچه و مقرآن بیان حق در طب و یابس است
 براسید و دگر و آمد شستی غصصات
 خوانده این دوز نزل آیه من ذا الذی
 قلب من صدعا بیت یا شفیع المذنبین
 بهر تعلیم جلالت فاسجد گویان روند و
 معتدل منع گنور ازل را بد مہیں
 بنفس صغایک چارین سیما کی مهر
 آنکه دانش است و مقرآن بود تفسیر او
 بر حیط آسمان سوری تابنده است
 از ازل شد پدیده پوش مامیان نقش
 خورشید با ویدعای روزیبت و نشر خلق

دین و ایمانم ولایت یا شفیع المذنبین
 ای همه وقت شتابت یا شفیع المذنبین
 بر دولت سرایت یا شفیع المذنبین
 شافع بر جزیرایت یا شفیع المذنبین
 عرش اعظم جای پیت یا شفیع المذنبین
 قدسیان بر نقش پیت یا شفیع المذنبین
 گوهری از اسطفایت یا شفیع المذنبین
 با مفاکی نقش پیت یا شفیع المذنبین
 نیکم حبیب قبایت یا شفیع المذنبین
 محمد و معتلایت یا شفیع المذنبین
 رست ذیل عطایت یا شفیع المذنبین
 با دو رحمت ولایت یا شفیع المذنبین

بند دهم

عروش و کرسی هر دو تا یک فرش الیوان شماست
 دفتر ایجا و تکوین صدر و دیوان شماست
 با چنین حشمت سلیمان میر سالان شماست
 جنت الفردوس باین بلخ الیوان شماست
 کیتم من عالمی بمنون احسان شماست

ای که از هر صد و صفت مرتفع شان شماست
 لوح محفوظ و قلم محکم فرمان شماست
 موتی عمران کلیم اللہ و ربان شماست
 سخل طوبی سایه یک سرو لبان شماست
 پیگره و نازل پدیده خوان شماست

روزی بجای شما عالم توبه بالا نمود
 حصرو صاف شما از کون و امکان مستغ
 چون قمر باشد منور از شعل آفتاب
 در شکوه و شان و عز و جلال و جلال
 نال و زرجان و تن و فرزند و زن مادر پدر
 آنکه دارد دولت و ارین و اندام بیگان
 بی سبب نبود بیان من گهر بفر این قدر
 آنکه رضوانش بسی آراست اندر سالها
 اندر آن شود نشود و دار و گیر و ستیز و
 کیست حشاش در کلیم آفتابم دارم کلام و
 صدف و نقره نور کان موسی کبوه طوره و دیده
 بر عزمه ز مصر و عوای ز لجنابا بل است
 آنکه معروف است که تیر قضا نایط
 اگر قبول افتد به خود و شرف این نعمت تو

گنبد گردون گردان گرد میدان شماست
 ممکن از واجب بود مدحی که شایان شماست
 مهران سان متقیض از روی تابان شماست
 فائق آمد بر سلیمان آنکه سلمان شماست
 آنچه من دارم بعالم جمله قربان شماست
 جام جم کمتر ز کشکول گدایان شماست
 بر زبانه و صفت نعل گوهر افشان شماست
 ز نریت آباد دارم سخن گلستان شماست
 نبودم بانگ که دست من بدامن شماست
 اندران جای که ایزد خود شناخوان شماست
 یک دنیا از شعله شمع شبستان شماست
 راست میگویم که یوسف از غلامان شماست
 روز تعلیم اشارت بای قرکان شماست
 بس همین امید جاوید شناخوان شماست

بند هفتم

ای ز غرید و حمدت هر دو عالم را نعام
 ای ز رفیع و رگه والای تو عالم به کام
 تا که شیرب شد صریح رونقه خیر الانام
 هر ترا از دست بازوی ید الله اعتقاد و

زره خاک و دلت روشن تر از بدو قسم
 بازگاه دین پناهست نه از حکمت اتمام
 فریش او از عرش اعظم برتر از اعتشام
 ویکه بر پشت پناهست و جهان را اقسام

جلوه یاس مجزئتم نبوت می دهد و
 پنج شرع تو میت پاک انشا شک زیب
 شهر یار ملک و ملت مالک هر دو سرا
 مصطفی آن مهبط روح الامین صلوات علیه
 آنکه تسلیم است بروی فرض عین مومنان
 در کمون رسالت آبروی و جهان
 ماه برج اقتدای سپهر مصطفی
 اصطفای و خلقت و قرب و شفاعت در این
 مسجد اقصی است شاید بر علو پایه است
 آنچه در دنیا و مافیها بود از کائنات
 بر وجه و کوه و دشت و جلگه آفاق جهان و
 آب و آتش باد و خاک و رطوبت یا بس گرم و سرد

ریب و دوش پاک ختم المسلمین حسن ختام
 دین اسلامت بر دبر جاوید دار السلام
 داوود دین میر شرف شافع یوم القیام
 مقصد تنزل فرقان مورد وحی و سلام
 کام جان گیر و زبان و تاربان باشد بکام
 آنکه خاک و گدازش سرتاج شاهان عظام
 حضرت خیر البشر خیر الودع خیر الانام
 یافت بر ختم الرسل مثل نبوت ختم
 در صفوف انبیاء هم بوده جلای امام
 سال و ماه و ساعت و لیل و نهار و صبح و شام
 از جهات و فوق و تحت و اطراف و خلف و امام
 هر ماه و انجم و افلاک و الموار و سلام

در لطافت روح پاک تو در ذراتین
 پند و عنایت عدن از لطف یکتا یقین



اطلاع

الحمد للہ والمنۃ کہ دوسرا حصہ تیار ہو کر بدیہ ناظرین ہے۔ دوسرے ابواب فضائل
بھی مرتب ہو چکے ہیں اور رسالہ کی صورت میں زیر طبع ہیں۔ فی الحال شدت و با
طاعون کی وجہ سے ہر قسم کے کاروبار معطل و ملتوی ہو رہے ہیں بعد حصول
اطمینان انشاء اللہ المستعان وہ رسالے بھی بہت جلد خدمت مومنین میں پیش
کیے جائیں گے۔۔

سید الطہر رضا نیجر مطبع انوار الاسلام

روبرئی عدالت دہلوی بلدیہ ۴۴۔ دہلی ۳۲

